

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء | نمبر ۴۵

گلدستہ اخبار

بمبئی میں استقبال شاہنشاہ معظم کی تیاریاں گرم ہیں۔ بندرگاہ کی دیپ مالا بے نظیر شان کے قابل دید ہوگی۔

کراچی میونسپلٹی کے پریذیڈنٹ آنریبل مسٹر ہرچند رائے ایشر داس مقرر ہوئے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک ہندوستانی اس عہدے پر مقرر ہوا۔

کلکتہ اور جاپان کے درمیان براہ راست آمد و رفت کا جہازی سلسلہ قایم کرنا منظور کیا گیا ہے۔

بنارس کی دیوانی کچہری میں ایک ہندو وکیل لالہ رام پرشاد بحث کرتا ہوا بار روم میں آکر کے بیٹھا اور روح پرواز کر گئی۔ عجیب خدا کی قدرت۔

ہندی مسلمان اٹلی کے مال کا بائیکاٹ کرنے کی نیت سے ترکی ٹوپی پہننے سے اجتناب کرتے ہیں۔

بمبئی کے بیرسٹر مسٹر سونار اللہ رام بعنوانی دستبردار کئے گئے وہ بیرسٹری نہیں کرنے پائیں گے۔

اگر ترکی فوجی نمائش کی دھمکی دیگا تو اٹلی لڑائی گھمسان کریگا۔ نتائج کی پرواہ نہ کریگا۔ ترمیم نا ممکن ہے۔

لیکن اگر ترکی اٹلی کی شرط منظور کرے گا تو اُس کو معاوضہ دیا جاویگا۔ ورنہ لڑائی کا تمام خرچ بھی اس سے وصول کرینگے۔

ترکی پارلیمنٹ نے ۱۲۵ ووٹ بخلاف ۶۰ کے اپنی گورنمنٹ پر اعتبار ظاہر کیا۔ اُس کی پالیسی پسند کی گئی ہے۔

مطلب یہ کہ ٹریپولی پر عثمانی حکومت قایم رکھیں گے۔ اور سلطنت کے ٹکڑے نہ ہونے دیں۔ وزیر اعظم کی تقریر پسند ہے۔

وزیر اعظم نے یہی کہا کہ یورپین طاقتوں سے اپیل کی گئی۔ وہ مفید نکلی جیسا کہ آئندہ خود بخود ظاہر ہوگا۔

کہا کہ اٹلی کو ترکی یہ ترکی جواب دیتے تو خوف تھا کہ معاوضہ دینا پڑتا۔ جیسا کہ فرانس نے جرمنی کو دینا منظور کیا ہے۔

کہا کہ گورنمنٹ بدستور تحمل سے مقابلہ کریگی۔ اور اسکے ساتھ سفارتی فیصلہ کی کوشش بھی جاری رہیگی

ڈرنا اور بنغازی میں اٹالین کو بہت مقابلہ پیش آیا۔ ڈرنا تو تیز گولہ باری کے بعد قبضہ میں آگیا۔ لیکن بنغازی نے اطاعت نہ قبول کی۔ ترکوں نے دشمنی کی اُترنے والی فوج کا بزور مقابلہ کیا۔ آخر ۔۔۔ اٹالین فوج اُتاری گئی۔ دن بھر لڑائی جاری تھی۔ ۔۔ جو کبھی گولہ باری کرینگے۔ اور اٹالین فوجیں آ رہی ہیں۔

ہمارے حضور پرنس آف ویلز ولیعہد برطانیہ اعظم نے ہندوستان جہاز پر تربیت کا کورس ختم کیا ہے۔

ٹریپولی کے عربوں کی ایک تعداد جس نے جنگ بنغازی میں حصہ لیا تھا توپ سے اُڑائی گئی ہے۔

بہت سے دیسی گرفتار کئے گئے ہیں۔ وہ دشمن کے لئے ہتھیار لے جاتے تھے۔ انتظام نگرانی کرتا ہے۔

ان لوگوں میں بعض پر کورٹ مارشل ہوگا۔ اُن کو سزا دیجاوے گی۔ اور دیگر کو جلاوطن کرینگے۔

اٹالین افسران نے یہ حکم دیا ہے کہ جو لوگ ہتھیار ہم پہونچائیں گے اُن کی سزا قتل ہوگی۔ یہ قطعی فیصلہ ہے۔

سو سوار کی جنگ ٹریپولی میں اٹلی کا نقصان بہت زیادہ تھا وہ عربوں کی شرارت سے تھا۔

جن عربوں نے پیشتر اطاعت کی تھی۔ بعد میں دھوکا دیا اور بے خبری میں اٹالین پر حملہ کیا تھا۔

برساگلیری کے دستہ فوج نے نہایت سخت نقصان اُٹھایا سامنے سے اور نیز عقب سے اُن پر آپڑے تھے۔

اس دھوکا کی وجہ سے دستہ مذکور کے دو افسر قتل ہوئے اور نیز ۔ اسپاہی زخمی ہوئے۔ ۲۵ کی خبر ہے۔

اخبار کی بہار

چین کی بغاوت روز افزوں ترقی پر ہے۔ ۲۹ تاریخ کو باغیوں میں سے ۵۰۰ قتل ہوئے اور ۱۵ سو زخمی ہوئے ۱۵ توپیں اُن سے چھینی گئیں۔ بہت سے لوگ اسیر ہوئے یہ تمام واقعات ہینکو کے ہیں۔

شاہ سپین کی سالیانہ تنخواہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ ہے۔

ایک ہزار مجردوں کے پیچھے ۳۸ مجرم نکلتے ہیں۔ اور شادی شدہ میں صرف ۱۸ فی ہزار مجرم پائے جاتے ہیں۔ اس حساب سے مجردوں میں جرم کرنے کی زیادہ جرات پائی جاتی ہے۔

۱۸۵۵ء میں برٹن میں سب سے پہلے لارڈ ڈرلیگیٹ صاحب نے سگریٹ پینے کا رواج جاری کیا۔

مگرمچھ کی زبان میں اتنا تیل بھرا ہوا ہوتا ہے کہ ایک زبان سے ایک من کے قریب تیل نکلتا ہے۔

ملک ناروے میں کسی آدمی کو کسی درخت کے جڑ سے کاٹنے کی اجازت نہیں ہو۔ جب تک وہ تین نئے پودے اُس کی جگہ نہ لگائے۔

ولایت میں انگریز دہقانوں کے درمیان کالی کھانسی کا یہ علاج تھا کہ اُس لڑکی کو جس کو کھانسی ہوتی تھی تین دفعہ گدہے کے نیچے سے نکالتے تھے۔

ہندوستان کی کل مردم شماری ۳۱ کروڑ پچاس لاکھ اندازہ کی گئی ہے۔ اور ۱۹۰۱ء میں مردم شماری کا حساب ۳۰ کروڑ ۵ لاکھ تھا۔

انگلستان کے علاقہ ہیپ شہر واقعہ ہیلیفی میں سب سے گہرا کنواں ہے۔ جس کی ۳۵۰ فٹ کی گہرائی ہے۔

ٹویوک آف ٹویوان شایر نے ولایت میں ایک جگہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹ صدی میں دنیا میں دولت زیادہ ہوئی اور ۲۰ صدی میں اُس کی تقسیم ہوئی۔

سمندر کی سب سے بڑی لہریں ۱۰۰ فٹ اونچائی تک اوپر اُٹھتی ہیں اور بحیرہ اٹلانٹک کی لہریں ۴۴ فٹ سے زیادہ کبھی نہیں اُٹھتیں۔

ملک جاپان میں شش زدوں کی بابت بڑی ہمدردی پیدا ہوئی ہے۔ جاپانی تجویز کر رہے ہیں کہ ۳۰ لاکھ پونڈ کا ایک فنڈ بنایا جاوے کہ جس کے سود سے تکلیف زدہ شش زدوں کی مدد کی جاوے۔ اور شاہ جاپان نے اس فنڈ کے لئے ایک لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ دے بھی دیئے ہیں۔

ملک ناروے کی پارلیمنٹ میں ایک بل پاس ہونیوالا ہے کہ کسی دلہن کی شادی کی اجازت نہ دی جاوے جب تک کہ وہ ایک سارٹیفکیٹ حاصل نہ کرے جس میں اسبات کی سند ہو کہ وہ کھانا پکانے خانہ داری اور کپڑے وغیرہ سینے کے کاموں میں ماہر ہے۔

اٹلی والوں نے بنغازی پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کے مقتولوں کی تعداد پچھلی جنگ میں ۱۲۲ تھی۔

جنرل ریلیو مصر کے ایک مراسلہ کے مطابق بنغازی گولہ باری کے دوران میں ترکوں کے دو سو جوان شہید ہوئے اور اٹلی والوں کے ۱۶ مقتول اور ۱۰ مجروح ہوئے آخر ماہ حال کو جو ۲۲ اموات اٹلی والوں کی رپورٹ کی گئیں ہیں۔ وہ صرف بحری سپاہیوں کی تھیں۔

اطالین بیڑے نے حمص پر گولہ باری کی۔ کیونکہ ترکوں نے قبول اطاعت سے انکار کیا۔ گولوں سے ترکی سپاہ کی بارکیں منعدم ہو گئیں۔

اطالیوں کو ڈرنا و بنغازی میں بڑی مزاحمت سے سابقہ پڑا۔ ڈرنا ایک تیز گولہ باری کے بعد بمشکل قبضہ میں آیا۔

تار کی بہار

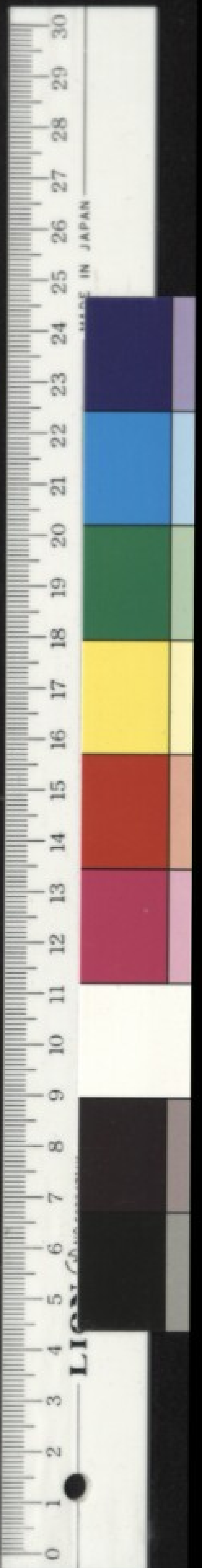
اطالیہ کے سرکاری مراسلات میں بیان ہوا ہے کہ حال کی لڑائیوں میں غنیم کے دو ہزار آدمی مارے گئے اور ۴ ہزار زخمی ہوئے۔

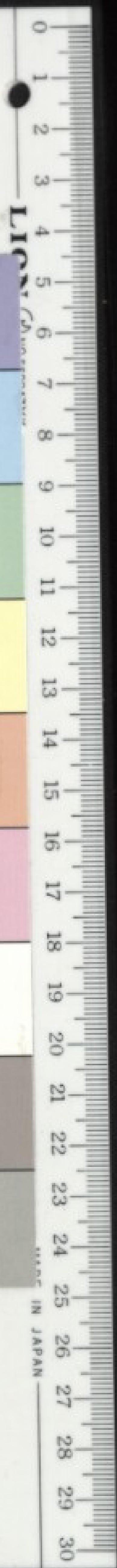
لندن ۳۱ اکتوبر۔ روم میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ طرابلس میں ۲۳ اکتوبر سے ۲۶ اکتوبر تک اہل اٹلی کے ۱۳ افسران اور ۳۶۱ سپاہی مارے گئے۔ اور ۱۹ افسران ۴۴۱ سپاہی زخمی ہوئے۔ اور اسی زمانہ میں ۴ ہزار عرب قتل ہوئے۔

اٹلی کے شکستوں کی سرکاری طور پر روم میں تردید کی گئی ہے۔ ساٹھ سو ادّعرب مقام ترمتی کو جلاوطن کئے گئے۔

کینٹن میں سرکاری عمارات سے ڈریگن جھنڈا اتار لیا گیا۔ اور بہت سے شاہی نشانات تڑوا دئے گئے۔ جن سے شہر کے خود مختاری کی علامات پائی جاتی ہیں۔ گو انکار ہے کہ باغیوں سے باشندوں کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۹ غیر ملکی جہازات جنگی کینٹن کے یورپین کوارٹر کے باہر لنگر ڈالے ہوئے پڑے ہیں۔ اور فرانسیسی آبادی کی محافظت کے لئے فرینچ بلو جکیٹس کی فوج اتاری گئی ہے۔ غیر ملکی باشندوں کے قیام گاہوں پر وہ تشیر گھوم رہے ہیں۔

ابھی ہانکو میں جنگ ہو رہی ہو۔ باغیوں نے سخت حملہ کیا۔ اور ہانک ینگ کی جانب شاہی افواج کا بڑھنا روک دیا گو ان میں سے ۲۰ توپیں چھین لی گئیں۔ باغی غیر ملکی قیام گاہوں کے باہر مقابلہ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹران ریڈ کراس سوسائٹی کہتے ہیں۔ کہ بحساب اوسط تخمینا ایک ہزار باغی قتل ہوئے۔ اور ۲ ہزار زخمی ہوئے اور افواج شاہی کے ۴۰۰ سپاہی مارے گئے





نور افشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۸

پہلی بات کے متعلق ہم نے ذکر کیا تھا کہ خداوند یسوع مسیح کی شان الٰہی ذات کے ہونے کے سبب بلند اور برتر تھی مگر اُس نے برضامندی خود اس کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ دیا اور نہ صرف چھوڑ دیا بلکہ اُس شان سے نہایت ادنےٰ درجے کے طبقے تک اپنے آپ کو فروتن بنایا کہ انسان کی شکل و صورت کو اختیار کیا کیونکہ وہ کام جس کے لئے اس کو ایسا کرنا پڑا انسان کی نجات کا ایک بڑا بھاری کام تھا۔ اس لئے اُس نے خاکی صورت پکڑی اور سوا گناہ کی آلائش کے وہ ہر بات میں کامل انسان بنا۔ اس سے بڑھکر کیا ایثار نفسی ہو سکتی ہے کہ ایسا بلند رتبہ چھوڑ کر ایک گمنام اور عام انسان کے موافق بن جانا۔ ایک شاہنشاہ اگر تخت شاہی کو چھوڑ کر ایک عام لازم کی حیثیت کو اختیار کرے تو کیسی تعجب کی کی بات ہو۔ پر یہ بات اس سے بھی زیادہ تعجب اور حیرانی کی ہے کہ الٰہی ذات کے دوسرے اقنوم نے گنہگار انسان کی شکل کو اختیار کیا اور یہ صرف اس لئے کہ گنہگاروں کو بچانے کے لائق ہو۔ اس کے متعلق خشکل و مشکل یہ بات تھی کہ یہ کام سوا اس کے کسی دوسرے سے ہونا ناممکن تھا۔ اس لئے اس کو ضرور کرنا پڑا۔ کیونکہ انسان کی نجات کا بھاری معاملہ پیچ در پیچ اور مشکل تھا۔ وہ اس بڑے کام کے لئے خود تیار ہوا۔ اور اپنی مرضی سے تمام قسم کی مصیبتیں اور دُکھ و تکالیف اُٹھانے کو تیار ہو کر شکل انسانی اختیار کی۔ اس سے بڑھکر اور کونسی ایثار نفسی ہو سکتی ہے۔ کہاں الٰہی ذات اور اُس کی شان و شوکت اور کہاں خاکی انسان اور اس کے گناہ کے دکھ درد۔ آسمان و زمین کا تفرقہ اور اعلیٰ درجے کی کسرِ شان کا فعل تھا۔ جو اُس نے کر کے عالم کو دکھلایا۔ جس سے عالم کی بہتری اور بھلائی متصور تھی۔

---

۱۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو پرکاش کا رشی نمبر نکلا ہے جس کے سرورق پر دیانند صاحب کی تصویر ہے۔ اور اس دفعہ یہ اخبار آٹھ ہزار چھپ کر شائع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب اس قدر اشاعت اخبار کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے اور اس سے آریوں کے دلوں میں دیانند صاحب کی عزت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ اس پرچہ کے مضامین بھی نہایت عجیب عنوان والے تھے۔ جن سے دیانند صاحب کی بڑی عزت اور توقیر کا اظہار تھا۔ مثلاً ”عالمگیر شانتی کا سچا پیشوا“ ”مسیحا“ ”گستہ کا پرکاش“ ”رشی دیانند کے متعلق چند چشم دید واقعات“ ”رشی دیانند کی مرتیو کی سالگرہ کی تقریب میں ۸ دیووں کا منتر“ ”رشی دیانند“ ”رشی دیانند کی ذات بابرکات“ ”آریہ دھرم کے رکھشک سوامی دیانند جی مہاراج“ ”سوامی جی کا جیون چرتر“ ”سوامی دیانند کی موت“ ”مہرشی دیانند سرسوتی کے احسان“ ”آزادی کا پیغمبر سوامی دیانند“ ”سوامی دیانند اور اُن کی تعلیم“ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ تمام اخبار جس کے ۲۴ صفحے تھے رشی دیانند کی تعریف سے بھرا ہوا تھا۔

ان عنوان سے جو ہم نے ناظرین کے روبرو پیش کئے ہیں اگر بہت نہیں تو تھوڑا پتہ تو لگ جاتا ہے کہ کس قدر تعریف اور عظمت آریہ صاحبان دیانند صاحب کی کرتے ہیں۔ وہ اس کو تمام نبیوں اور مقدسوں اور بزرگوں سے بڑا سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسیحا کا نام اس پر عاید کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے بھائی آریہ صاحبان یہ نہیں سمجھتے کہ مسیحا بننے کے لئے انسان سے بڑھکر ذات الٰہی کی ضرورت ہے جو دیانند صاحب میں نہ تھی۔ کیونکہ بقول آریہ صاحبان وہ تو ایک نیک مرد تھا۔ آریہ صاحبان اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ دنیا کے اودہار کے لئے محض انسان کا کوئی فعل ناکافی ہے۔ بلکہ یہ بڑا کام خدا کی ذات کا ہے جو ہر ایک کام پر قادر ہے۔ اس لئے وہ مسیحا جس کو ہم پیش کرتے ہیں الٰہی ذات رکھتے ہوئے کامل انسان بنا اور اس طرح سے ہمارا شفیع اور منجی ٹھہرا اور اب ہم کو نجات کی برکت بخشتا ہے۔ پر کسی انسان میں یہ طاقت کہاں کہ اپنے ہم جنسوں کو بچا سکے۔ ہاں تعلیم وغیرہ دے سکتا ہے۔ پر اس کے ذمہ ناجی ہونے کا بڑا

بھاری کام لگانا ایک بڑی غلطی ہے اور ہم اس غلطی سے اپنے آریہ بھائیوں کو نکالنا چاہتے ہیں۔

ہم کو بڑا تعجب آتا ہے کہ ہمارے ہندو بھائی ایک طرف تو آجکل شور مچاتے ہیں کہ دیانند سوامی نے ہم کو سچا اپیا بیدار کر دیا سرفراز کر دیا اور ہم میں اب سب کچھ ہے۔ وید سب سے اعلےٰ اور تمام خوبیوں اور نعمتوں کے چشمے ہیں۔ اور آریہ قوم نہایت افضل اور سب سے فوق قوم ہے اور اس کے برخلاف دوسری طرف سے یہ آوازیں سنائی دیتی ہیں کہ ہندو جاتی دن بدن کمزور ہو کر مرتیو کو پراپت ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ ہندو قوم ایک چراغ سحری قوم ہے وغیرہ وغیرہ اب ہم مانیں تو کس بات کو مانیں؟ کیونکہ دونوں باتیں آپس میں اُلٹ ہیں۔ دیا جائے غور ہے کہ جب نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ہندو قوم بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کو ہٹتی جا رہی ہے تو یہ اُس کے زوال کے نشان ہیں۔ پھر ناحق کی باتیں بنانے سے کیا حاصل؟ عملی طور پر اپنی عظمت اور بزرگی کو ظاہر کرنا لازم ہے نہ کہ باتوں کے جمع خرچ سے۔

ہمعصر آریہ نیوز مطبوعہ ۲۰ اکتوبر میں دیوالی کی ہندو رسم کے متعلق ذیل کا بیان شایع کرتا ہے کہ آج کے دن ہندو عام طور پر نہیں جانتے کہ دیوالی سے کیا مراد ہے۔ دیوالی کے دن لکشمی پوجا یعنے دولت کی دیوی کی پوجا ہوتی ہے۔ عام جہلا کا خیال یہ ہے کہ اس رات کو مکان میں روشنی رکھنے اور بیدار رہنے سے دولت کی دیوی اس گھر میں آتی ہے۔ دراصل یہ ایک استعارہ ہے۔ ہندوستان میں گرمی اور برسات کا موسم تجارتی کاروبار کے لئے نا موزوں ہے۔ اس لئے زیادہ تر تجارت موسم سرما میں ہوتی ہے۔ دیوالی سرما کی سرحد ہے۔ جو شخص ایسے وقت غفلت نہ کرے روشنی میں جاگتا رہے۔ یعنے عقل اور بیدار مغزی سے کام کرے۔ دولت کا دیوتا اس پر ضرور مہربان ہوگا۔ اور برسات کی نمی کا اثر مکانوں سے دور کرنے کے لئے اُن کی مرمت اور سفیدی کرا کر تمام جراثیم سے مکانات کو صاف کرنا ایسے زمانہ میں جبکہ مکانات کے اندر بیٹھ کر کام کرنے اور چھتوں کے اندر سونے کی ضرورت پڑیگی بہت ہی ضروری ہے۔ اس لئے رشیوں نے ملک کے اندر ایک تاریخ مقرر کر دی ہو کہ تہوار کے بہانے سے ایک ہی وقت کل مکانات ڈس انفکٹ ہو جاویں۔ سچ مچ دیوالی کی معرفت اس غریب ملک میں آبادی بوقعہ ہے۔ ورنہ پلیگ نے کبھی کا صفایا کر دیا ہوتا؟"

ایڈیٹر ہمعصر کا ایسا لکھنا عقلی دلیل ہے۔ پر اگر عام خیال کو ہی دیکھا جاوے تو دیوالی کی پوجا اور پرستش تو کچھ اسی خیال کی تائید کرتی ہے۔ جو جہلا کا بتایا جاتا ہے ورنہ اگر محض آپ کی دلیل سچ مانی جاوے تو پھر ایسی پرستش کے کیا معنے؟

ہمارے ملک میں دو بڑی قومیں یعنے ہندو اور مسلمان آپس میں مدت سے مل جُل کر چولی دامن کا طریق رکھکر برتاؤ کرتی چلی آئی ہیں۔ پر اب نامعلوم کہ ایک دم کس قسم کی ہوا چل پڑی ہو کہ ان دونوں قوموں کا رُخ بدل گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کی سخت مخالف بن گئی ہے۔ یہ بیماری کئی سالوں سے لگ گئی ہو۔ جو آخر کار بڑھتی جاتی ہے۔ اور اب اس کا علاج بھی بہت کچھ سوچا جاتا ہے۔ دو ہی بڑے وسیلے اس کے علاج کے نظر آتے ہیں۔ اول اس کا علاج معرفت حاکم وقت کے کیا جاوے۔ دوئم خود یہ دونوں قومیں آپس کی بھلائی اور بہبودی کا خیال کر کے مل جاویں۔ اور یہ ہر دو کوششیں ہو بھی چکیں اور اب تک ہو رہی ہیں۔ پر تا ہنوز علاج کارگر نہیں ہوا ہے۔ حاکم وقت نے اپنی تقریرات میں دونوں قوموں کے اتفاق اور میل کی نسبت بہت کچھ ذکر کیا اور نہ صرف ذکر ہی کیا بلکہ اُن چشموں کو بند کرنے کی کوشش کی کہ جن کے وسیلے سے نفاق نکلتا تھا۔ پر اب تک کچھ بہت فائدہ نہ ہوا۔ اور دوسرا دونوں قوموں کی کوشش بھی ہو چکی۔ چنانچہ الہ آباد اور دیگر شہروں میں ملاپ کے جلسے ہوئے مگر اب تک نفاق قائم ہے۔

ہمعصر افغان اس کی نسبت ذیل کا ایک نوٹ درج اخبار کرتا ہے کہ "ملک میں امن اور اتفاق چاہنے والوں کو اسبات کا سچا افسوس ہے کہ پچھلے دسمبر میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی غرض سے جو جلسہ الہ آباد میں بصدارت سر آغا خاں صاحب ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ ظہور میں نہیں آیا کہ کانفرنس میں ایک دن اتحاد کی اگنی الاپ دی گئی۔ وجہ ظاہر ہے کہ تمام جلسے مضراب سخت اور قطعہ مصنوعی تھا۔ اور ہندو بھائیوں میں علیحدگی کے جذبات ایسا گھر کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ کوئی وجہ مشترک رکھنا پسند نہیں کرتے۔ اور اتحاد کے متعلق اگر کوئی لفظ اُن کی زبان سے نکلتا ہے تو محض دکھلاوے کے لئے اگر ایسا نہ ہو تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اور ان کا مستقبل اُردو ہندی کا سوال اُٹھاتے اور سرکاری ملازمت اور میونسپل بورڈ وغیرہ مسلمانوں کے حق مانگنے پر چراغ پا ہوتے" ہماری دعا ہے کہ خدا دونوں قوموں میں ملاپ کی کوئی عمدہ صورت پیدا کرے تاکہ یہ مخالفت باہمی دور و رفع ہو جاوے۔

نیویارک کا ایک اخبار بنام اب زرور ایک کروڑپتی ڈاکٹر ڈی۔ کے پیرسن صاحب کا ذکر کرتا ہے۔ جس نے رفع عام کے کاموں کے لئے ۷۰ لاکھ ڈالرس خیرات میں دیئے ہیں۔ اس کروڑپتی کی عمر ۹۰ سال کی ہے۔

اطالیا بمہم طرابلس کی آخر جمعیت جو ۱۵ ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی۔ بنبنغہ کو شانداری کیساتھ روانہ ہوئی موٹر گاڑیوں کی تعداد بھی اُن کے ساتھ تھی۔



دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس وقت سے یہ لوگ بلکہ یوں کہو کہ شام کی عیسائی سلطنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے آزاد غلام زید اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر مسلمان جرنیلوں بلکہ ان تمام مسلمانوں کے قتل کے ذمہ دار ہو گئے جو اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ پس اس لئے مسلمانوں نے بعد میں جو کچھ کیا وہ جائز اور ظالم کے ظلم کی سزا تھی

اقول۔ ہم دکھلا چکے ہیں کہ تھوڑے لوگوں کا بیشمار لشکر کے ساتھ جنگ کرنا عقلمندی نہ تھا۔ اور جنہوں نے جنگ کیا غلطی کی اور اُنہوں نے خود اپنی جانوں کا نقصان کیا۔ پر اڈیٹر صاحب نہ صرف یہ کہ اس معاملہ کو نہ صرف جائز ٹھہراتے ہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد پر مسلمانوں کی تمام زیادتیوں اور مظالم کا عذر بناتے ہیں۔ یہ بہت خوب دلیل ہے۔ مگر ہر ایک دانا انسان ذرا سے بھی تعمل اور غور سے سوچنے کے بعد صحیح نتیجے پر پہونچ جائے گا۔ کہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ ایسی دلیل پر ہم کو تعجب آتا ہے۔ کہ اڈیٹر صاحب کس طرح سے اصل حقیقت کو چھپا کر ان جنگ وجدل اور بے شمار کشت وخون سے مسلمانوں کو بری کرنا چاہتے ہیں۔ جن پر ہمارا بڑے زور کے ساتھ اس مضمون میں اعتراض چلا آیا ہے۔

قولہ۔ اگرچہ سرحد شام کے بہت سے عیسائی اسلام کے دشمن تھے۔ اور اُن کی دشمنی کا یہ عالم تھا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں پر ناگفتہ بہ سختیاں کر کے خود لڑائی کی بنیاد ڈالی تھی۔ تاہم اس میں بھی بعض شریف اشخاص تھے۔ جنکا ذکر کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اقول۔ جناب یہ قاعدے کی بات ہے کہ ہر ایک قوم میں دونوں قسم کے لوگ بھلے اور برے پائے جاتے ہیں پر ہم شکر گزار ہیں کہ آپ کی قلم سے عیسائیوں کی تعریف لکھی گئی۔

قولہ۔ اگر قیصر کے بہت سے عیسائی امیروں اور شمالی سرحد کے بہت سے عیسائی قبائل کے نامعقول افعال پر ہماری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تو ساتھ ہی ہمارا دل ان شریف لوگوں کی مدح سے پر ہے جنکے حسن سلوک کے صرف ابتدائی مسلمان ہی احسانمند نہیں تھے۔ بلکہ اب تک اور آئندہ بھی اہل اسلام کی نسلیں ان کے احسان کی قائل ہیں اور رہیں گی۔

اقول۔ شاباش اگر اس قسم کی محبت اول سے آخر تک قایم رہتی تو آپس کی محبت اور میل بہت عمدہ نتیجے پیدا کرتا۔

قولہ۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب مسلمانوں نے مکہ والوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر پہلے پہل اپنے گھروں کو خیرباد کہی تو نجاشی شاہ حبش نے جو ایک عیسائی بادشاہ تھا ان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی تھی۔

اقول۔ کیوں نہ دیتا؟ انجیل مقدس میں تو یہاں تک حکم ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُن کا بھلا کرو۔ بدی کے عوض نیکی کرو۔

قولہ۔ پھر یہ پوشیدہ امر نہیں کہ مقوقس شاہ مصر نے جو خود بھی عیسائی تھا مسلمان سفیر کی بڑی عزت کی تھی اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو بڑی عزت کیساتھ ایک ہاتھی دانت کے ڈبے میں رکھوایا تھا جو آج تک محفوظ چلا آتا ہے

اقول۔ یہ بھی اسبات کا ثبوت ہے کہ عیسائی لوگ سب کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ باقی آئندہ

اقتباس

غلط ٹبن

ایک چھوٹی لڑکی جینیٹ نے اپنی والدہ سے کہا کہ "اے پیاری ماما۔ میں نے غلطی ایک ٹبن غلط جگہ پر ٹانک دیا جس کے سبب سے تمام دوسرے ٹبن غلط جگہ پر ٹانکے گئے"۔ اور وہ لڑکی بہت غصہ اور خفا ہوئی۔ گویا کہ ٹبن نے کوئی غلطی کی جبکہ وہ غلط جگہ پر ٹانک گیا۔

یہ سنکر اور دیکھکر اس کی والدہ کہنے لگی۔ "اے پیاری ذرا صبر کرو۔ آگے کو جب کبھی تم ٹبن ٹانکنے لگو تو پہلے ہی دیکھ لو کہ تم اس کو ٹھیک جگہ پر ٹانک رہے ہو کہ نہیں۔ اور تب تم دوسرے تمام ٹبنوں کو اُن کی ٹھیک جگہ پر ٹانک سکوگی"۔ اور لڑکی کی والدہ نے یہ بھی کہا کہ میری پیاری کسی قسم کی پہلی غلطی سے خبردار رہا کرو۔ کیونکہ اگر پہلی غلطی ہو گئی تو اُس کے بعد دوسری اور تیسری بھی ہوگی"۔ لڑکی کو اس نصیحت پر یاد آیا کہ اس نے کچھ دن گزرے کہ ایلس بابا کو چوٹ لگائی تھی اور وہ پہلا قصور تھا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا اس نے انکار کیا یہ دوسرا گناہ تھا اور وہ تمام دن اداس اور غمگین رہی۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولی تھی۔ دیکھیے کہ ایک قصور کے ساتھ کیسا سلسلہ چلتا ہے۔ اور کس طرح سے ایک ٹبن کے لگانے سے تمام ٹبن غلط لگ جاتے ہیں۔

پکچر ورلڈ

ایک اطالین ڈسٹرائر جہاز بندر طرابلس میں داخل ہوتے وقت چٹان سے ٹکرایا اور چور چور ہو گیا۔

مراسلات

ریویو نمبر اول

بیماروں کی شفایابی کی چوتھی کتاب

تصنیف مسٹر وارث الدین کلارک آباد
ضلع لاہور

میں نے چاروں کتابوں کو بغور دیکھا پہلی اور چوتھی کتاب میں جو فرق ہے۔ وہ اس کام کی ترقی پر شاہد ہے پہلی کتاب میں صرف ۱۲ خط شفایاب بیماروں کے درج تھے۔ چوتھی کتاب میں ۱۴۹ خطوں کا خلاصہ درج ہے تصنیف کے لحاظ سے مضامین کے لحاظ سے ہر طرح ترقی نظر آتی ہے۔ اعتراض کرنا تو بہت مشکل نہیں۔ کام کرنا ہی مشکل ہے۔

ہم سب بھی اسبات کے قایل ہیں کہ خداوند دعا کو سنتا ہے۔ ہر ایکاندار کی سنتا ہے۔ تو پھر اعتراض کس بات کا۔ دو صورتوں سے اعتراض ہو سکتا ہے۔ اول تو یہ کہ وارث الدین کی دعا نہیں سنی جا سکتی۔ کوئی بڑا آدمی دعوے کرے تو ممکن ہو ایک غریب نادار جاہل عام آدمی نہ عہدہ دار نہ پادری۔ یہ کیوں ایسا دعویٰ کرتا ہے؟ ممکن ہو کہ دغا باز ہے کیوں نہیں ممکن ہے جو ہندو مسلمان دغا باز فقیروں کی طرح دنیا کو فریب دینے کو یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ یہ فریب دہی دو صورتوں سے خالی نہیں ہو سکتی۔

اول تو یہ کہ دنیا کے کمانے کے واسطے قریب پانچ سال سے مسٹر وارث الدین یہ کام کر رہا ہے۔ اور چار سال کے کام کو اُس نے شایع کر دیا ہے۔ نہ تو کتابوں کے دیکھنے سے اور بیماروں سے اور شفایاب بیماروں سے کسی نے آج تک اتنا کہا کہ وارث الدین نے دعا کرنے کی یہ اُجرت لی۔ یا اتنا روپیہ اُس نے کمایا۔ اشارتاً بھی کسی نے آج تک اتنا نہ کہا۔ بس اس الزام سے تو وہ صاف بری ہے کہ وہ خداوند کے نام پر مفت سب کے واسطے دعا کرتا ہے۔ مفت پایا مفت دو پر اُس کا عمل ہے۔

دوئم مشنریوں کو راضی کرنے کے واسطے کہ کوئی دینی عہدہ حاصل کرے۔ جیسے اکثر لوگ کرتے اور کامیاب ہوتے ہیں وہ بات بھی یہاں دکھائی نہیں دیتی کیونکہ اول تو سب مشنری اُس کے ساتھ متفق نہیں شروع میں تو قریباً سب مخالف تھے۔ اب اگرچہ عام طور پر مخالفت نہیں تاہم متفق بھی نہیں۔ عموماً مشنری ڈاکٹر اس کے مخالف ہیں مشنری مشنری ایک ہی ہوتے ہیں۔ ایک مشنری بھی مخالف ہو تو سب کرائی خاک میں مل جاتی ہو۔ جب سے وارث الدین کی روحانی تبدیلی ہوئی ہے کبھی اُس نے کسی دینی عہدے کی خواہش نہیں کی۔ بلکہ اس چوتھی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی موجودہ خدمت کو تمام عہدوں سے جن کو انسان مقرر کرتا ہے۔ افضل سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس میں آسمان تک ترقی ہے۔

یہ صورت بھی کسی طرح فریب دہی کی معلوم نہیں ہوتی فریب ہو دے بھی تو آخر کھل ہی جاتا ہے۔ اب اس کتاب میں جو شہادتیں ہیں۔ بالفرض مان بھی لیا جائے کہ وارث الدین فریب دہندہ ہے۔ تو کیا ۱۴۹ اشخاص فریب خوردہ ہیں۔ بیمار جو شفایاب ہو گیا۔ وہ اپنے حال سے جانتا ہے۔ کہ میں اب کیسا ہوں۔ اچھا ہوں یا نہیں۔ اُس کی صداقت کے شاید نہ صرف عیسی۔ بلکہ ہندو مسلمان۔ چوہڑے۔ جاہل۔ عالم۔ گیان سب کو وارث الدین نے کسی جادو سے اندھا کر دیا؟ کہ وہ درحقیقت بیمار کے بیمار ہی رہے۔ اور اس کو سرٹیفکیٹ دیدیا کہ ہم اچھے ہو گئے۔ اگر یہ بات بھی مان لی جائے۔ تو بھی وارث الدین میں ایک اعلیٰ قوت ماننی پڑیگی۔ کہ وہ دوسرے انسانوں سے وہ کام کروا لیتا ہے۔ جو وہ خوشی سے کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم اسبات کے ماننے کو تیار نہیں۔

تو پھر ہم کو ماننا پڑیگا کہ وہ سچا ہے۔ اور خدا اُس کی دعا سنتا ہے۔ مزا تو یہ ہو کہ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ خدا ہر ایک کی سنتا ہے۔ سب کو یہ ایمان حاصل کرنا چاہئے۔ اور خداوند یسوع کا ایسی قوت دینے کا اپنے بندوں کے ساتھ وعدہ ہے۔

اب ایک اور اعتراض ہو جو بہت وزن دار ہے۔ کہ اس اس قسم کی اشتہار بازی اور سرٹیفکیٹوں کا حاصل کرنا اور کتابیں چھپوانا ناجائز ہے۔ خداوند یسوع اور رسولوں نے ایسا نہیں کیا معقول بیجا۔

میں بھی کہتا ہوں کہ وارث الدین کو ایسا کرنا نہیں چاہئے لیکن جب اُس کو دعا کے ذریعے بیماروں کو اچھے کرنے سے منع کیا گیا تو وہ باز نہیں آیا۔ تو بھلا میرے اور آپ کے کہنے سے وہ کب کتاب چھپوانے کو چھوڑ دے گا۔ وارث الدین کہتا ہے کہ انجیل کا اشتہار زمانہ کے مطابق ہے۔ یہ ہینڈبل جو چھپوائے جاتے ہیں۔ یہ اشتہار نہیں تو کیا ہے؟ اس پر کسیکو اعتراض نہیں اس قدر کیوں لٹریچر شایع کی جاتی ہے وہ اشتہار نہیں تو کیا ہے؟ ان سب کا مدعا کیا ہے؟ خداوند کا جلال کیے کام کا بھی یہی مدعا ہے۔ رسولوں کے وقت میں کہاں ہینڈبل شایع ہوتے تھے۔ کہاں رپورٹیں چھپا کرتی تھیں؟ رپورٹوں میں بیسیوں روحانی قوت کے بیانات شایع ہوتے اور دعاؤں کے جواب مشتہر کئے جاتے ہیں۔ اُن پر کسیکو اعتراض نہیں پھر جس کے سپرد خداوند نے دعا کا مشن کیا ہے میں اُس کی رپورٹ خداوند کے جلال کے واسطے شایع کرتا ہوں۔ تاکہ دوسرے لوگ اس سے آگاہ ہو کر

خداوند کی قدرت کے قایل ہوں اور فایدہ اٹھاویں۔ چشم بیں کے واسطے معقول جواب ہے۔

ایک اور اعتراض ہے کہ وارث الدین کو اسبات کا خیال کرنا چاہئے کہ اس سے آدمی مغرور ہوتا ہو کہ میں کچھ ہوں۔ لیکن ان پانچ برسوں میں بجائے غرور اور شیخی کے وارث الدین زیادہ فروتن زیادہ خاکسار زیادہ ہمدرد پایا جاتا ہے۔ اس میں اتنی بھی شیخی نہیں جتنی کہ ایک معمولی کندہ ناتراش آرڈین پادری میں ہوتی ہے۔* مگر جہاں خداوند یسوع ہے۔ وہاں غرور نہیں۔ اس قدرت کے حاصل کرنے کا جو طریقہ اس نے کتاب کے آخر میں لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اُس طریقہ کا پابند ہے اور اس نے اپنی روزانہ زندگی سے ثابت کیا ہے کہ وہ خداوند کے ساتھ سیدھا تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے خدا نے اس کو یہ برکت یہ قوت بیا انعام بخشتا ہے۔ کاشکہ سب مسیحی اُس کو حاصل کریں۔ خدا کرے کہ ہم سب مسیحی اس قوت کو حاصل کریں۔ عزت اور جلال خداوند یسوع کو ہو۔

ایک بڑی اور عجیب اور فضول بات اس چوتھی کتاب میں ہے۔ جس کا صفحہ ۱۱۸ سے ۱۲۲ تک ہے۔ اس میں نمبر ۱۴ ایک چٹھی کسی باوہری موہن کی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ "میں سکیسر کے راستہ میں پانی نہ ہونے کے سبب سخت تکلیف میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چٹان پر ایک لوٹا پانی کا بھرا پڑا ہے۔ میں نے خیال کیا اور یقین کیا کہ یہ خداوند نے میرے واسطے رکھا ہے۔ تو میں نے اس لوٹے کو لے لیا اور لے کے بھاگا کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے اور جس کا لوٹا ہو مجھے آکر پکڑ نہ لے۔" یہ بھی ایک ایمان ہے جب تجھ کو یقین تھا۔ کہ خداوند نے تیرے واسطے رکھا ہے تو پھر ڈر کس کا تھا؟ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہارا یقین بالکل جھوٹا تھا۔ تم نے جان بوجھکر دوسرے کا مال چوری کر لیا۔ اور بھاگ نکلا۔ ایسے چور بھی بھاؤں کے قایل ہیں۔ کرتے ہیں چوری اور کہتے ہیں خداوند نے دیا سنی۔ افسوس ہے۔ یہ فریب خوردہ ہیں اور فریب دہندہ ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ اپنی غلطی کو معلوم کرے گا اس سے بڑھکر تو چالاکی میں نے ایک دفعہ کی تھی۔ جو جاڑے تھی۔ ایک گاؤں میں جو ہندوؤں کا تھا ہم تین سنار شام کو پہونچے۔ پانی کہیں سے نہ ملے۔ نہ مٹی کا برتن۔ ہزار کوشش کی مگر کسی نے نہ دیا۔ میں نے ایک چبوترہ پر ایک نیا گھڑا پانی کا بھرا رکھا اور چھو لیا اور وہاں کھڑا رہا اتنے میں ایک آدمی آیا۔ میں نے پوچھا یہ گھڑا کس کا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اس کو چھو لیا ہے۔ اب جو کچھ سو کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا گھڑا ۲ کا ہے میں نے ۲ اس کو دے دیئے وہ لیکر چلتا بنا۔ میں نے گھڑا اُٹھا لیا موج سے پانی پیا۔ مگر تمہاری چالاکی تو صاف چوری ہے۔ پھر کہتے ہو کہ خداوند نے مجھے دیا۔

یہ چوتھی کتاب ۲۰۰ صفحہ کی ہے جس میں ۸ فصلیں ہیں جن میں بیماروں کے متعلق اور دعا کے واسطے الگ الگ بیان ہے۔ اور دعا کے جواب کے خطوط کا خلاصہ ہے۔ اب کے اس کتاب میں مسٹر وارث الدین نے انگریزی طریق پر اپنی تصویر بھی دی ہے جو بہت عمدہ ہے۔

میری دعا ہے کہ خدا ہم سب کو ایسی قوت اور ہمدردی کی روح بخشے۔ اور دعا پر ہمارا ایمان ہو۔

اس کتاب کی قیمت معہ محصولڈاک ۵ ر ہے جو مصنف سے مل سکتی ہے۔ باقی پھر کسی وقت

راقم دعا کا قایل۔

وینریبل آرچ ڈیکن احسان اللہ

صوبہ پنجاب میں کوئی صاحب ایسا نہ ہوگا جو آپ کے نام نامی سے واقف نہ ہو۔ آپ نے اول ہی اول سچی مسیحی زندگی کی روح ایسی پھونک دی تھی کہ جب کبھی کسی دوست سے ذکر آتا ہے تو وہ فوراً آپ کی باتوں کو یاد کرنے اور ان کے دلوں پر ایسا اثر ہے کہ وہ اپنی زندگیوں میں کئی تغیر و تبدلات کر چکے ہیں۔ چونکہ واقعی آپ کی زندگی مسیح کے سچے نمونہ پر رہی ہے۔ "کہ تم آپس میں محبت رکھو۔ اور کہ تمہارا مزاج بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جیسے یسوع مسیح کا تھا" یعنے حلیم و خاکسار ویسا ہی آپ ہر دم و ہر آن اپنی زندگی میں حتی الوسع دکھاتے رہے۔ یعنے جہاں تک ہمارا تجربہ ہے جو کہ ایک مدت مدید سے آپ کی زندگی کی بابت غور کرتا رہا سکھاتا ہے کہ آپ باوجود سخت سے سخت طوفانوں کے حملہ میں رہے۔ تاہم تمام مسیحیوں سے خواہ غریب ہو خواہ امیر خواہ دیندار ہو۔ خواہ گنہگار ہر ایک سے بڑی محبت سے پیش آتے۔ اُن کے ساتھ کھاتے پیتے۔ اور اُن کی نہ زبانی بلکہ سچی ہمدردی کرتے اُن کے ساتھ دعا مانگتے۔ بلکہ بعض اوقات آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے۔ لہذا ہم باوثوق کہہ سکتے ہیں کہ یہی امورات آپ کی زندگی کی کامیابی کا بڑا وسیلہ ہیں کاشکہ ہر ایک خادم الدین کا ایسا ہی مزاج ہو۔ اور وہ جب تک اپنے فرائض کو پورے طور پر نہ بجا لاویں ایک لحظہ بھی آرام نہ کریں۔ اور ہمیشہ اسبات کو مدنظر رکھیں کہ ہمارا منجی بھی تندرستوں کے واسطے نہیں۔ بلکہ بیماروں کے واسطے آیا۔ اور ذرا اور سوچیں اور غور کریں کہ تندرست نہ تو حکیموں کے پاس جاتے اور نہ ہی اُن کو بلاتے ہیں۔ بلکہ بیمار ہی جاتے یا بلواتے ہیں۔ اور ہمارے معزز پاسبانوں کو گنہگاروں ہی کیساتھ

* فٹ نوٹ۔ راقم نے پادری کی صفت خوب کی ہے! ایڈیٹر

اکثر مقابلہ ود اسطہ پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات پاسبان ایسے تنگ آجاتے ہیں کہ وہ ایسے اہم فرائض کو پورا نہیں کر سکتے۔ یہی جن تو ہیں جو گنہگاروں کے اندر سے نکالنے ہیں پس بموجب فرمان خداوند یسوع مسیح یہ بلا بغیر دعا اور روزے کے نہیں نکل سکتی بس کبوتر کی مانند بے بد اور سانپ کی مانند ہوشیار رہنا چاہئے۔ خیر ان امورات کی بابت کسی آئندہ موقعہ پر غور کریں گے اور ہماری خدا سے یہی دعا ہے کہ ہم میں سچے پرستار پیدا ہوں۔ تاکہ اس کی پرستش روح وراستی سے ہو۔

۳ آجکل آپ دہلی کے آرچ ڈیکن ہیں۔ اور آپ کے اہم فرائض میں سے یہ بھی ہیں۔ کہ آپ چرچ آف انگلینڈ کی تمام کلیسیاؤں میں دورہ کر کے مشنری صاحبان کو رائے نیک دینے میں مدد دیں۔ تاکہ مسیح کی کلیسیا کی بہتری و بہبودی ہو۔ اور نیز جہاں کہیں چرچ آف انگلینڈ کے ممبران رہتے ہیں۔ اور جو مشنری صاحبان کی حد سے باہر ہیں اُن کے پاس جائیں۔ اُن کے ساتھ دعا بندگی کریں۔ تاکہ اُن کی روحوں کو زیادہ تقویت ہو۔ اور یقیناً آپ ان تمام فرائض کو اچھی طرح اور تمام تکالیف گوارا کر کے خوب بھگتا رہے ہیں۔ ہماری خداوند کریم سے دست بستہ یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو کئی سالوں تک قایم رکھے۔ کیونکہ آپ جیسے لوگوں کی ملک ہند کی دیسی کلیسیاؤں میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً ضرورت ہے۔

۳ آپ ۱۸ ماہ اکتوبر دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ اُسی شام کو دہلی کی کلیسیا نے بڑے تپاک سے آپ کی ملاقات کا نیاز حاصل کیا۔ آپ ہر ایک ممبر سے نہایت خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے ملاقات کرتے رہے اور ہندوستانی مسیحیوں کے واسطے تو یہ درحقیقت فخر کا باعث تھا کہ خداوند کریم نے اُنہیں میں سے ایک ایسے شخص کو اُٹھا کھڑا کیا۔ جو کہ روحانی زندگی میں اُن کی مدد کرتا رہے۔ دوسرے روز آپ نے اسکول اور کالجوں کا ملاحظہ فرمایا اور سینٹ اسٹیفن ہائی اسکول دہلی میں بھی تشریف لائے۔ جناب پرنسپل صاحب نے آپ کو طلبا کو نصیحت کرنے کے لئے فرمایا جو بخوشی تمام آپ نے قبول فرمایا۔ آپ نے اپنی نصیحت میں خدا کی ہستی کو ثابت کر دکھایا اور ہر ایک کو یہی نصیحت کی کہ وہ ہمیشہ خداوند کریم سے دعا کرتے رہیں کہ "اے خداوند ہماری عمر کے دن گننے سکھا ایسا کہ ہم دانا دل حاصل کریں"۔ اس نصیحت کا عمدہ اثر نہ صرف مسیحی استادوں اور طلبا پر پڑا ہے۔ بلکہ غیر قوم استاد وطلبا ہیں۔ نہایت موثر ہیں

اس معاملہ کے متعلق ہم تمام مشن اسکولوں اور کالجوں کے مہتموں سے ملتمس ہیں کہ وہ بھی وقتاً فوقتاً روحانی اشخاص سے غیر اقوام استادوں اور طلباؤں کو اُپدیس دلوایا کریں۔ تاکہ مسیح کا جلال اور زیادہ زیادہ ظاہر ہو۔

اتوار کی صبح کو آپ نے دیسی مسیحی کلیسیا کے گرجہ میں سرمن دیا۔ آپ کا مضمون بالکل حسب حال آجکل کے مسیحیوں کے تھا۔ کہ "جو اپنے کو بڑا کرتا ہے چھوٹا کیا جاویگا اور جو چھوٹا کرتا ہے سو بڑا کیا جاویگا"۔ جو بڑے سو سمجھے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے۔ اُنہوں نے کلام شریف ہی سے مختلف لوگوں یعنے آدم۔ موسیٰ اور نبوکدنضر کی زندگیوں کا مقابلہ کر کے دکھایا کہ جونہی ان لوگوں نے تکبر کیا وہیں یہ لوگ گر پڑے۔ اس واسطے ہمارا مزاج ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے یسوع مسیح کا تھا۔ یعنے حلیم و خاکسار کہ اس نے خدا ہو کر انسان بننے سے پرہیز نہ کیا۔ بلکہ یہاں تک اپنے آپ کو خاکسار کیا کہ اس انسان کے واسطے کہ جو اپنی گناہ آلودہ زندگی کے باعث بالکل معدوم ہونے کے لایق تھا اُسی کے ہاتھوں اپنی جان دینا گوارا کیا۔ یہ واقعہ ایک نہایت عجیب ہے جس پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہوھذا

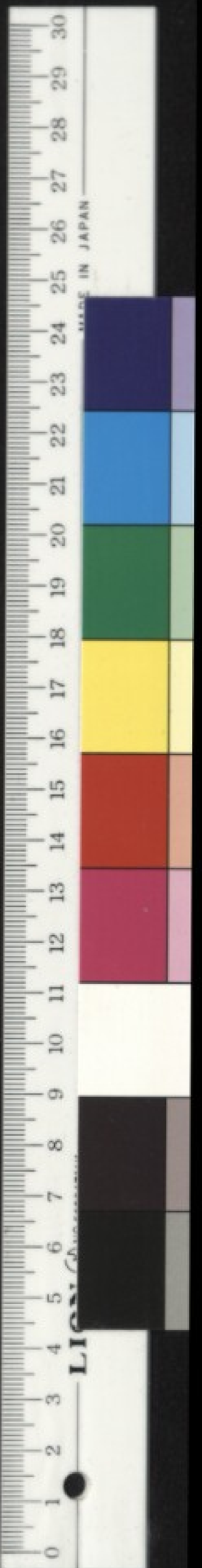
ج۔ ع۔ ق

نیا مخلوق

نمبر ۲

سنگین دل۔ یہی سنگین دل ہماری پرانی ذات یا پُرانی انسانیت ہے جسے ہم نے قدرتی پیدائش سے بابا آدم سے حاصل کیا۔ یہاں پر اس دل کے سدھارنے کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس کو جڑ سے اکھاڑ کر نکال دینے کا وعدہ ہے۔ سنگتراش ایک ٹکڑا سنگ مرمر کا لیکے اُسے تراش تراش کر نہایت خوبصورت مورت بناتا ہے۔ ہم اُس مورت کو آنکھیں بھر بھر کے دیکھتے اور خوش ہوتے ہیں۔ مگر جب اُس مورت کو اپنے سینے میں لگا کر پیار کرتے ہیں تو کیا اُس سے ہمارے دل کی اندرونی محبت محفوظ ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں وہ تو محض پتھر کا ایک ٹکڑا ہو۔ اگرچہ خوبصورت ہے تو بھی ہمارے سینے میں چبھتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے پُرانے دل کا حال ہوا ہے کتنا ہی تراش تراش کر خوبصورت کیوں نہ بناؤ۔ اس کا نام سنگین دل ہے۔ وہ چبھیگا نہ کسی کو محفوظ کریگا۔ دنیا کی نظر میں نیک اخلاق بنا سنگ مرمر کے بت کی مانند ہے۔ اُس میں ڈیل ڈول ہے۔ خوبصورتی ہے۔ پر جان نہیں۔ اسی طرح محض دنیا کی نگاہ جو نیک اخلاق ہو۔ وہ دیکھنے اور بول چال میں اچھا تو ہے۔ مگر اس میں جان نہیں۔ روحانی زندگی نہیں۔

نکالنے کا طریقہ۔ حقیقت میں پُرانا دل سدھر نہیں سکتا اس لئے پولوس لکھتا ہے "کہ تم اپنے اگلے چال چلن کی اس پُرانی انسانیت کو اُتار ڈالو۔ جو فریب کی شہوتوں کے سبب خراب ہوتی جاتی ہے"۔ افسی ۴: ۲۲ "تم نے پُرانی انسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا"۔ قلسی ۳: ۹ ہم کس طرح اس پُرانی انسانیت کو نکال سکتے ہیں؟ حقیقت میں یہ کام پاک روح سے ہوتا ہے۔ وہ جو چٹانوں کو پھاڑتے ہیں وہ اُن میں ایک سرنگ بنا کر اُسے بارود



سے بھر دیتے ہیں۔ بعد کو دور سے اُس میں ذرا سی آگ ڈالدیتے ہیں۔ اور فوراً بڑی آواز سے چٹان پھٹ کر چکنا چور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پاک روح جو آسمانی بارود (Heavenly dynamite) ہے ہمارے سنگین دل کو پھاڑتا ہے۔ اور اُسے کاٹ کاٹ کر نکالدیتا ہے۔

گوشتین دل۔ گوشتین دل ہماری نئی انسانیت ہے۔ جو خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے"۔ کلسی ۳: ۱۰ یہہ دل نیا دل ہے۔ ہمارے اندر نئے سرے سے پیدا کیا جاتا ہے۔ اسی دل کے حاصل کرنے میں ہم نئے مخلوق بنتے ہیں۔ "نہ ختنہ کچھ چیز ہے نہ نامختونی۔ بلکہ نئے سرے سے مخلوق ہونا"۔ گلتی ۶: ۱۵ ؎

نئی پیدایش کا بانی۔ کوئی آپ سے آپ پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ ہماری نئی پیدائش کا بھی ایک بانی ہے جو روح القدس ہے۔ "جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے۔ جو روح سے پیدا ہوا روح ہے"۔ یوحنا ۳: ۶۔ ہماری جسمانی پیدایش جسم سے ہوئی ہے۔ اس جسم یا پرانی انسانیت کے کاموں کی فہرست اور اُن کا انجام۔ گلتی ۵: ۱۹-۲۱ میں دیکھو ہماری روحانی پیدایش روح القدس سے ہوتی ہے۔

۴ اشتہار دربار دہلی ۱

مسیحیوں کے واسطے میں نے ایک جگہ تیار کی ہے جہاں کھانے رہایش کا انتظام بخوبی و کفایت سے کیا جاوے گا یہ مقام کیمپ و دربار کے قریب ہے۔ ہر قسم کی سواری آسانی سے ملسکیگی دربار کے شائقین ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔ اگر کوئی علیحدہ مکان چاہے اس کا بھی بندوبست ہو سکیگا۔

راقم

ڈاکٹر اے سی۔ جاشوا۔ سبزی منڈی دہلی۔

سیالکوٹ کنونشن

ہمارے کسی عزیز و بزرگ بھائی صاحب نے نام تو پورا لکھا نہیں مخفف کر کے صلیب کا خادم و۔ک۔ا لکھا ہے سیالکوٹ کنونشن کے متعلق ایک مضمون نور افشاں، ۲۰ اکتوبر میں لکھا ہے۔ طرز تحریر و مضمون نگاری اور مضمون بندی کے پیرائے سے تو بزرگوار عالم اصولنا معلوم ہوتے ہیں۔ پر ایک بات سے چوک گئے۔ جس کی نسبت ہم اُن کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتے ہیں۔

کنونشن کمیٹی کے ممبر بہت سے بزرگ۔ دانا۔ عالم۔ تجربہ کار روحانی ہیں۔ ہر ایک کام حتی الوسع سوچ سمجھ کرتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں۔ خدا اور روح القدس کی ہدایت کے منتظر رہتے ہیں۔ بڑی کوشش اور محنت سے سارے کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ کوئی دقیقہ دیدہ و دانستہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ ان سارے کاموں کی جو کنونشن کے متعلق ہوتے ہیں درستی اور چلانے کے لئے مہینوں دعا اور مناجات میں لگے رہتے ہیں جس سے خدا کے فضل سے نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ اور بہت روحوں کو فایدہ ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ کنونشن کے مضامین چنتے ہیں۔ اس طریقہ سے ان مضامین کے لئے ان واعظوں کو منتخب کرتے ہیں۔ اس لئے ہم جانتے کہ جو کچھ ضروری ہو ملک اور کلیسیا کے فایدہ کے لئے ہو وہی ہوتا ہے۔ اگر آپ کے زبان کے مطابق مان لیا جاوے کہ انجیل مقدس میں وہ بکی کی کوئی آیت نہیں تو کیا انجیل کی تعلیم وہ بکی سے ادنٰے ہے یا اعلیٰ۔ اگر ادنٰے ہے تو ہم اور آپ کی وہ بکی سے بچ گئے۔ اگر اعلیٰ ہے تو نہ صرف وہ بکی بلکہ وہ بکی سے اعلیٰ حصہ ہم پر عاید ہوا جب وہ بکی سے اعلےٰ حصہ ہم پر عاید ہوا تو کلیسیا میں بہت سے شامل ہیں جو وہ بکی سے ادنے درجہ اور حالت میں ہیں۔ یعنے آپ کے زبان کے مطابق یہودیت سے بھی کمتر ہیں تو پھر یہ ضروری نہیں کہ روح القدس کی ہدایت کے کلیسیا کے سامنے پیش کیا جاوے۔ تاکہ لوگ خدا کا فضل کلام کے وسیلے پاکر اس ادنے حالت سے ترقی کریں۔ اور اعلےٰ حالت پر جو ضروری اور مسیحیت ہے آجاویں۔ اور جو کام کلیسیا کے ذمہ اس سبق کے متعلق ہے۔ اور باقی رہا ہوا ہے وہ جلد پورا ہو کر خدا کا جلال ہو۔ مانا کہ آپ اس اعلیٰ ترقی پر اور وہ بکی کے اعلےٰ حصہ پر پہونچے ہوئے ہیں۔ پر مسیح میں ہمارے وہ بھائی جو کم ہیں برداشت سے اُن کی مدد کریں۔ تاکہ ہم سب ایک سے ہو کر زیادہ مضبوط ہوں۔ آپ کا خادم دل سے امید کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور اس راستی سے قایل ہو جاوینگے۔

دوسری عرض یہہ ہے کہ آپ نے دو معلموں کی بابت جو لکھا ہے۔ جس میں سے ایک نام علانیہ ظاہر کیا ہے۔ اور دوسرے کا نام پردے میں رکھا داگرچہ ہم کو معلوم ہے) آپ کی یہ مہربانی ہے کہ اتنا پردہ رکھا۔ اس کی نسبت ادب سے گزارش ہے۔ کہ ہمارا دین محبّت کا دین ہے۔ اور محبّت کی بنیاد پر سب کچھ بنا ہے۔ اور بنتا رہتا ہے اس لئے کلام کی تعلیم ہے کہ "پر محبّت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں"۔ ا قر ۱۳: ۲۔ مناسب ہے کہ ہم محبّت کے صفات کے مطابق اپنی راہ روش رکھیں۔ دیکھئے محبّت ہم کو کیا کہتی ہے "محبّت صابر ہے" ۴ آیت "بیجے موقع کام نہیں کرتی" ۵ آیت "سب باتوں کو بچا جاتی ہے ..... سب کی برداشت کرتی ہے"۔ ۷ آیت

کنونشن کے سارے معاملات کے لئے ہم دل سے یقین کرتے ہیں۔ کہ کلام خدا کا ہے۔ بندے خدا کے ہیں۔ کنونشن خدا کا ہے۔ کلیسیا خدا کی ہے۔ جو بات رکنے کے قابل ہو رک جاتی ہے۔ آپ کی سمجھ کے مطابق اگر کوئی ان سے غلطی ہوئی ہے تو خدا سب کا مالک ہے۔

اس کو روکیگا ممکن ہے کہ آپ کے وسیلے رہ گئے - یا آپ نے خود روکا ہو یہ خدا جانتا ہے - پر جو کچھ ہو محبت کی راہ سے ہو اور کلام کی ہدایت کے مطابق ہو کیونکہ لکھا ہے کہ ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کا آنا ضرور ہو - پر افسوس اس پر جس کے سبب سے ٹھوکر لگے جیسے آپ کو خدا کی ہدایت ہوئی ہو کہ روکو پر اس ہدایت کو استعمال کرنے میں غلطی کھائی ہو - اگر کسی بھائی یا بہن سے غلطی ہوئی ہو تو کلام کی ہدایت ہے کہ اکیلے میں سمجھا وغیرہ محبت اجازت نہیں دیتی کہ ان کی اس غلطی کو پی نہ جاویں - اور اُن کا صبر اور برداشت نہ کریں -

میرے دل میں چوٹ ہے کہ آپ نے مرقعہ کو ٹھیک استعمال نہیں کیا اخبار میں اس بات کو لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی - خطرہ ہے کہ ان کے دل کو کیا کچھ صدمہ یا طبیعت میں بیزاری اور رنجش نہ پہونچی ہوگی - یہ بات الگ ہے کہ انہوں نے آپ کو معاف کر دیا ہو - اگر آپ درست طریقہ سے کہتے تو آپ کو اور ان کو بہت خوشی ہوتی تھی اور آپ کی منشار کے مطابق معاملہ بھی درست ہو جاتا - اب لوگوں کے سامنے بھی مضحکہ ہوگا - بندہ اس وقت محبت کی راہ سے عرض کرتا ہے کہ آئندہ آپ سے یا کسی مسیحی بھائی سے ایسی غلطی نہ ہو کیونکہ ہم سب ایک دوسرے کے اعضا ہو کر ایک دوسرے کے مددگار ہیں اگر آپ اپنا پورا نام اور پتہ لکھتے تو سیدھا ایک خط آپ کو عزت اور محبت سے لکھ دیتا - فقط زیادہ سلام -

راقم منقول مل خوشاب والا -

جرمن کے عالموں کا خیال ہے کہ شادی شدہ آدمی بغیر شادی کرنیوالوں کی نسبت زیادہ جیتے ہیں -

۵۰ سال گذرے کہ ۱۰ آدمی پیچھے ایک عورت کمائی کرنیوالی تھی - اب چار کے پیچھے ایک ہے -

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۱۱ء

اصل میں سیالکوٹ کنونشن پر مضمون لکھنے کے واسطے بہت سے پہلو ہیں - چاہیے کہ جو شخص مضمون لکھنا چاہتا ہو روز شروع سے نوٹ رکھے - پر چونکہ کم فرصتی کے باعث میں نے نوٹ نہ رکھے اور نہ ہی میرا ارادہ تھا کہ مضمون لکھوں پر کمیٹی کے حکم نے مجھ کو مجبور کیا ہے - کنونشن کا یہ سالانہ جلسہ آٹھواں تھا - جو ۲۲ ستمبر سے ۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء کی شام تک ہوا سال بھر میں تو ہم سکرٹری صاحب کی طرف دیکھا کرتے ہیں کہ ان سے کیا خبر ملتی ہو لیکن جب کنونشن کا وقت آگیا اور ہم وہاں پہونچ گئے تو پھر دوسرے لوگوں کیساتھ ہمارا واسطہ ہو جاتا ہے -

ریلوے - اب کے سال ریلوے والوں نے کرایہ میں کوئی رعایت نہ کی وجہ اس کی یہ ہے کہ سرکار ہر ایک قوم اور مذہب والوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا چاہتی ہے ہندوستان میں تین بڑی قومیں ہیں - ان تینوں قوموں کو سرکار نے ریل میں سفر کرنے کے لئے ایک رعایتی موقعہ دیا ہے -

مسیحیوں کے لئے بڑے دن کا تیوہار
ہندؤوں کے لئے دسہرہ کا ایام
مسلمانوں کے لئے محرم کے دن -

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک رعائتیں ہیں جو ریل کی کتاب سے معلوم ہوتی ہیں -

(۲) ان کے علاوہ سرکار کسی اور قوم کو رعایت دینا نہیں چاہتی -

سیالکوٹ کنونشن کی ایک کمیٹی ہے جس کے چیرمین مسٹر جوزف شہباز ہیں ان کا کام ہے کہ مسافروں کو تانگے - گاڑیاں وغیرہ بہم پہونچا دیں - جب ہی مسافر سیالکوٹ سٹیشن پر پہونچا تو مسٹر جوزف شہباز صاحب کے ساتھ واسطہ پڑا - نہ ہی کوئی اُن کی مدد کے بغیر بارہ تھپر پہونچ سکتا ہے - اور نہ ہی کوئی اُن کی مدد کے بغیر وہاں سے نکل سکتا ہے (یہ عام قاعدہ ہے -)

(۳) جب کنونشن میں پہونچے تو پہلا کام ہے جگہ کی تلاش کرنا اول مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ انتظام ہے - جو لوگ ۴ روپیہ کرایہ دے کے بنگلوں میں رہنا منظور کرتے ہیں ان کے واسطے سکاچ مشن کے پادری صاحبان کی کوٹھیاں ہیں جو لیڈیاں بنگلہ میں رہنا چاہتی ہیں - اُن کے لئے یو پی مشن کے پادری صاحب کی کوٹھی ہے -

جو دیسی مسیحی خاتون ٹریننگ سکول میں رہنا چاہتی ہیں اُن کا انتظام الگ ہے - اس سال وہ انتظام مس کیمبل صاحبہ کے متعلق تھا -

بہت سے دیسی اور پردیسی جب اُن کو کوٹھیوں میں جگہ نہ ملے تو وہ تنبوؤں میں رہتے ہیں - ایک بارک تنبو ہے جس میں ایک آنہ روز دے کے جگہ مل سکتی ہے - پر وہاں کوئی مکان کو تالہ چابی نہیں ہے - بعض لوگ پر بہت تھوڑے اپنے اپنے تنبو ساتھ لے آتے ہیں - کلارک آباد سے اب کی دفعہ ۹ تنبو و چھولداریاں آئی ہوئی تھیں - اور اس احاطہ کے سامنے

C. A. C.
Clarkabad.

لکھا ہوا تھا

کلارک آباد کے تنبوؤں میں سے ایک کے سامنے یہ بھی لکھا ہوا تھا -

مریضوں کو یہ خوشخبری مسیح کے فیض کی دیدو
دعا سے رو شفا دیتا ہے آئے جس کا جی چاہے

کنونشن کا بڑا تنبو ہے جس میں روزانہ میٹنگ ہوا کرتی تھیں - اگر کوئی شخص رات کو وہاں رہے - خواہ چارپائی بچھا کے خواہ چٹائی پر لیٹ رہے - ان سے جگہ کا کوئی کرایہ نہیں لیا جاتا -

(۴) کھانے کا انتظام بہت عمدہ ہو - ایک غریب آدمی ایک وقت ایک آنہ میں پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے - تین پیسے کی روٹی اور ایک پیسہ کی دال - میں نے خود آزما کر دیکھا کہ





یہ ٹھیک ہے۔ لوگوں کو اجازت ہے کہ خواہ وہاں کھائیں اور خواہ اپنے تنبوؤں میں لے جاویں۔

پُرانا کنونشن وال تنبو اب کے سال کھانے کے واسطے استعمال کیا گیا تھا۔ کھانے کے دو طریق ہیں ایک وہ لوگ جو میز پر بیٹھ کر کھاویں اور دوسرے وہ جو چٹائی پر بیٹھ کر کھاویں ہر ایک کی اپنی مرضی پر موقوف ہے کہ کہاں بیٹھ کر کھاوے صرف اس قدر فرق تھا کہ میز والوں کے واسطے نوکر تھے جو کھانے کی چیزیں ان کی مرضی کے مطابق لاتے اور میلے برتن لے جاتے تھے۔ اور وہ برتن کنونشن کی ملکیت تھے۔ چٹائی والوں کے برتن اپنے تھے۔ اور خود ہی جاکر چیزیں خریدتے اور اپنا پانی لاتے اور اپنے برتن صاف کرتے تھے۔ ریل یا ہوٹل کی طرح نہیں ہے کہ ایک کھانے کا ایک روپیہ یا ۱۲ بلکہ موقوف ہے کہ کونسی چیز آپ چاہتے ہیں اور کتنی قیمت کی۔ مثلاً۔ اگر چاء کا پیالہ لو تو قیمت ایک پیسہ۔ اگر دودھ لو تو ایک پیسہ۔ اگر چینی لو تو ایک پیسہ۔ بہت عمدہ چاء کا پیالہ تین پیسے میں ملجاتا تھا۔ ڈبل روٹی کا ٹکڑہ ایک پیسہ۔ مکھنی کی ٹکری ایک پیسہ عمدہ کھانا انگریزی طریقہ کا ایک آدمی ۸ روز میں کھا سکتا تھا اور دیسی طریقہ کا ۳ روز میں۔

انگریزی کھانے کے منتظم تھے امریکن۔ پادری صاحبان خاصکر امریکن لیڈیاں۔ پادری گاڈن صاحب جنرل مبر دیسی کھانے والے تھے ہمارے دیسی بھائی۔

پہلے سال یہی خبر سُنی تھی کہ دیسیوں کے کام میں گھاٹا رہا اور انگریزوں کے انتظام میں نفع۔ اور اب کے سال بھی بڑے افسوس سے سنا گیا ہے کہ دیسی انتظام میں ۳۰ سو روپیہ کا نقصان۔ اور انگریزی انتظام میں منافع ہے۔

اسی واسطے انگریز ہم دیسی لوگوں کے ہاتھ میں پورا انتظام نہیں دینا چاہتے۔ اگر ہم ثابت کردیں کہ ہم اپنے

خزانے میں درست ہونگے۔ تو وہ یقیناً ہم کو اپنے ساتھ شامل کرنے میں ذرا بھی دریغ نہ کرینگے پر پہلے چاہئے کہ ہم اُن کو کرکے دکھلاویں۔

(۵) اب کے سال نہ ہی پادری اٹم صاحب تھے اور نہ ہی پادری پیٹرسن صاحب بہتوں نے اُن کی غیر حاضری کو محسوس کیا ہوگا۔

پر خدا نے پادری اینڈرسن صاحب کو بھیج دیا۔ جو دن رات گرجہ میں رہتے اور ان دونوں خدا کے بندوں کی جگہ کام کرتے تھے۔

(۶) ہر روز صبح کے ۸ بجے پہلے دعا و نماز اور بعد ازاں بائبل سبق ہوا کرتے تھے

خریداران نور افشاں کو مژدہ

ناظرین! تمکین کو واضح ہو کہ ۱۹۱۲ء کے نئے خریداران کو جو سال آئندہ کے لئے اس ماہ میں چندہ اخبار و محصول آٹھ آنہ ادا کر دینگے اُن کو دو ڈھائی ماہ کے اخبار سے بلا قیمت رہینگے اور اُن سے کچھ چارج نہ کیا جاویگا یعنے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۱ء تک مفت حاصل کریں گے چاہئے کہ شائقین اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھوویں۔ بلکہ اس دینی اخبار سے جس کا منشا اور غرض صرف روحوں کی نجات ہی فائدہ حاصل کریں +

ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں

پہلے پانچ روز میں پادری ہیوسل صاحب نے ۵ مضمون دیئے۔ کلام اور روح القدس۔

دوسرے پانچ روز میں پادری نورمن صاحب نے پانچ مضمون دیئے۔ دعا اور روح القدس۔

ہر روز کا مضمون ایک دس دس صفحہ کا وعظ ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ کمیٹی نے اُن کو چھپانے کا بندوبست کیا ہے۔ تعجب نہیں کہ دس مضمون کوئی سو دو سو صفحہ کی کتاب ہوجاوے گی۔

شاید قیمت کا پتہ تو کتاب کے چھپ جانے پر لگیگا پر خیال ہے کہ یہ کتاب کوئی ۱۲ قیمت پر بکیگی۔

۵ سو کاپیوں کے واسطے درخواستیں آئی ہوئی ہیں جو نہی کتاب چھپ جاویگی لوگوں کے پاس بھیجی جاویگی۔

اگر کسی صاحب کو ابھی ان کے منگوانے کا خیال ہو تو وہ میرے پاس اپنا نام اور کتابوں کی تعداد بھیج دیں جو وہ چاہتے ہیں۔ بمجھے کمیٹی نے بندوبست کیا ہے کہ میں اس کتاب کو چھپواؤں۔

(۷) علاوہ ازیں ہر روز ۱۰ بجے الگ الگ میٹنگ ہوا کرتی تھیں۔ پنجابی کی الگ۔ جو لوگوں کی انگریزی میں پاسٹر سناد اور اُستاد الگ۔ عورتوں اور لڑکیوں اور لڑکوں کی الگ۔

پھر ہر روز شام کو بڑے تنبو میں ایک میٹنگ ہوا کرتی تھی۔ ہر ایک میٹنگ میں خدا کی روح کام کرتی تھی۔

پادری رگ صاحب نے جو ۲-۳ روز پاسٹروں کی میٹنگ کی سچ مچ خدا کی روح کا کام وہاں ہو رہا تھا۔ اور بڑی پر تاثیر تھیں۔

آخری جلسہ میں جیسا کئی دفعہ شمار کیا گیا کہ ۱۱-۱۲ سو آدمی ایک میٹنگ میں شامل۔ پھر تعجب ہے کہ وہاں نہ کوئی پولیس کی گارد۔ نہ چوکید۔ اور نہ کوئی شراب کی دوکان اور نہ لڑائی بالکل چپ چاپ سب کام ہو رہے تھے۔

اے ناظرین اس کی کوئی نظیر ہندوستان میں۔ ہندو مسلمانوں کے جلسوں میں دکھا سکتے ہو۔

(۸) باہر سے کسی دوکاندار کو پھل فروخت کرنے کی اجازت دیگئی۔ لیکن جب خبر لی کہ کچہری کی لائن پلیس میں کوئی ہیضہ کا کیس ہو گیا ہے تو اس کو بھی روکدیا۔

(۹) پادری بریٹن صاحب مشنری لیسپ رکا کنونشن کے موقعہ پر جھٹ پٹ ہیضے سے گزر جانا۔ کنونشن کیلئے ایک جبر تنگ موقعہ تھا۔ جس پر آرچ ڈیکن احسان اللہ صاحب نے ایک خاص وعظ کیا۔

(۱۰) آرچ ڈیکن احسان اللہ صاحب کے تین وعظ

ہوئے۔ اس کے علاوہ ان کا ایک وعظ جوانوں کے
لئے تھا اور ایک پنجابی میں۔
ان کے سارے وعظ بڑے مصالحہ دار اور تمثیلوں
سے بھرے ہوئے تھے۔
پہلے ہی روز انہوں نے چاہا کہ پنجابی میں وعظ کریں
پر چیرمین صاحب نے ان کو روکا کہ وہاں صرف اردو
میں بولنے کی اجازت ہے۔ اگلے روز سب سردار دیندار سنگھ
صاحب نے اعتراض کیا کہ کیوں پنجابی زبوروں کو
گایا جاتا ہے۔ تو پھر کرنیل ڈیکن صاحب کو اجازت ملی کہ وہ
پنجابی میں وعظ کریں۔
(۱۲) کنونشن کی جنرل کمیٹی کا اجلاس ہر روز ۱۲ بجے
دن سے سکول ہال میں ہوا کرتا تھا۔ اور ہر روز کے
معاملات روزانہ فیصلہ ہو جایا کرتے تھے۔
(۱۳) سیالکوٹ کنونشن ہی ایک جگہ ہے جہاں پنجاب
کی کلیسیائیں مل بیٹھ کر عبادت کرتی ہیں۔ اور یہ ایک بڑا
موقع ہے جہاں سبھی بغیر تمیز فرقہ کے مل کر عبادت
کر سکیں۔
(۱۴) کنونشن کا کیا فائدہ اور کیا نتیجہ ہے۔ میں آپ
کو ایک مثال اور صرف ایک زندہ مثال دکھلاتا ہوں۔
جالندھر کی ایک دیسی پلٹن کے کرنل ڈکس صاحب
ہیں۔ ان کو جا کر دیکھو کہ وہ گھنٹوں تک زمین پر دیسیوں
کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جب وہ روٹی کھانے
جاتے تھے تو پھر بھی چٹائی پر بیٹھ کے کھاتے تھے۔ اتنا
بڑا افسر جس کے ماتحت ہزار سپاہی انگریز اور
دیسی افسر ہیں۔ دیکھو خدا کی روح نے ان میں کس
کا کام کیا اور ان کو حلیم بنا دیا۔ یہ کنونشن کی برکت
ہے۔ کرنیل صاحب نے ایک دفعہ دعا کی تھی وہ ایسی
باتاثیر اور پرجوش تھی کہ ایک وعظ سے زیادہ۔
(۱۵) میلوں اور جلسوں میں چور پڑتے ہیں۔ یہاں
سنا کہ چور مسجدوں سے نمازیوں کی جوتیاں لیجاتے
ہیں۔ پر یہاں کیا تھا ہر روز اشتہار دیا جاتا تھا اور
کھوئی ہوئی چیزیں جو لوگوں کو ملتیں وہ
Inquiry Office میں دے آیا کرتے تھے
کسی کو رومال کا آدھا نوٹ ملا وہ دے آیا۔ کسی کو چاقو
یا کتاب یا کپڑا یا گھڑی اور چیز ملی وہ دے آیا
جھنگ بار کے ایک دیہاتی مسیحی کو ایک بٹوہ ملا جس میں
کچھ نقدی تھی۔ وہ مجھ کو دے آیا کہ میں چیرمین صاحب
کو دے دوں۔
ایک مس صاحبہ کا سو روپیہ چوری ہو گیا۔ وہ مانگتی
خدا نے چور کے دل میں نور ڈالا اور وہ پھر خود بخود مس
صاحبہ کے صندوق میں رکھ گیا۔
(۱۶) ایک دفتر ہوتا ہے۔ دریافت کرنے کا دفتر۔
جس چیز کا پتہ لگانا ہو وہاں سے جا کر پوچھ لو۔ مسٹر
پدروس اس کام کو ہر سال بڑی اچھی طرح سے سر انجام دیتے
ہیں۔
(۱۷) اب کی دفعہ کنونشن والوں نے ساری کنونشن
کا نقشہ بنایا۔ اور ہر ایک تنبو پر نمبر لگا دیا۔ تاکہ ان کو
معلوم ہو کہ کس کس تنبو میں کون کون لوگ ہیں۔
(۱۸) کنونشن کا نیا تنبو ۵ سو روپیہ کی لاگت کو آیا ہے
اور اس میں کئی دفعہ ۱۲ سو آدمی کی جماعت بیٹھی
ہے۔ اگر لوگ باقاعدہ بیٹھیں تو غالباً دو ہزار آدمی کی
سمائی ہو سکتی ہے۔
تنبو میں ایک آیت انگریزی زبان میں لکھی ہوئی تھی
All one in Christ Jesus.
یعنے یسوع مسیح میں سب ایک ہیں۔
(۱۹) یو۔ پی۔ مشن کے پادری صاحبان اور مس
صاحبان نے بڑی کوشش اور خودانکاری سے
اور بڑی تکلیف اٹھا کے کام کو چلایا ہے۔
باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

اخبار عیسوی پڑھو اسے سمجھ نور افشاں۔
کیسے چھپے بیمار روح میں لقمانی نور افشاں

عالم اثر پذیر اس کا ہے اور پیغمبر بھی خود۔
ایسا یہ اصلی دوائی سے چھپا ہو نور افشاں

ردی تحریر پھاڑ کے وہ پھینک دیتے ہیں۔
دلکش کو شائع کرتے ہیں واہ خوب نور افشاں

فتنہ فساد اس میں نہیں تم خاطر جمع رہو
پہچان مذہب وطن کی دیتا ہے نور افشاں

ڈھائی روپے سال کے لیتا ہے مینیجر
ڈاک دھیلے جمعہ کو چھپتا ہے نور افشاں

فلاسفہ بن کو سچ جیون بوٹی ہے۔
اکسیر سب اصلی یا اخبار نور افشاں ہے

صد حیف اب بھی نہ سنے جو آہ و زاری کو
کروڑ مسیحیوں کا طلبگار نور افشاں

جس میں علم کی کشتی ہو وہ کپتان کے
پرچہ ہندوستان کا سنگرائے نور افشاں

قصے کہانی چھوڑ دو اور اس کے طالب ہو
قرآنی عیسوی پڑھو اخبار نور افشاں

بیکار نوکری سے ہو جو تم مبشران۔
ہزاروں کو نصیحت دیتا ہے اخبار نور افشاں

جو دو اخبار چھپتے ہیں یاں پر بھی سیکڑوں
یہ صاف سیدھا سادہ ہے خرید نور افشاں

دلکش کہانی سننے کا ہو تم کو شوق جو
لیاقت بڑھانا چاہتے ہو دیکھو نور افشاں

راہ نجات آپ کو جو ہے نہیں معلوم
پہچان بائیبل پاک کی بتلائے نور افشاں



مضامین

پاکیزگی

گزشتہ سے پیوستہ۔

اُس نے متھوڑے تصور کا بدلہ اپنے گھر کے امانتدار سے لے لیا۔

پاکیزگی کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ اب ہم اسباب پر غور کریں کہ ہم کیونکر پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس امر کے بارے میں چھ بڑی اور ضروری باتیں ہیں۔ جن پر غور کرنا چاہیے۔

(۱) **خیالات پاک رکھنا۔** اگرچہ یہ مشکل ہے کہ ہم اپنے خیالات کو بالکل پاک رکھ سکیں۔ کیونکہ شیطان اکثر ہمارے خیالات کو بدی کی طرف لیجاتا ہے۔ اور اکثر ایسی باتوں کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے کہ جن سے ہمارے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ اسوقت ہمیں اپنے خیالوں کے ساتھ مقابلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ مقابلہ کرنا چاہیے۔ اگر ہم نفسانی خواہشوں میں مشغول ہو جائینگے۔ اگر چشمہ صاف ہے تو پانی بھی صاف ہی ہوگی۔ ہم میں سے بعض اکثر اپنی نفسانی خواہشوں پر چلکر دنیا کے فرومین لوگوں سے صحبت پیدا کر لیتے ہیں اور اُن کے ساتھ عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں۔ اُن کی مرضی کے تابع ہو کر مسیح کے حکموں کو ٹالدیتے ہیں۔ بہت سے نوجوان تعلیم یافتہ امیر مسیحی لوگ اسی لئے بدچلن ہو جاتے ہیں کہ اُن میں نفسانی خواہشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی عادت نہیں ہوتی وہ جلد گر جاتے ہیں۔

باقی دارد

انتخاب الاخبار

دہلی دربار

دہلی دربار کے متعلق نئے ضلع قواعد اور احکام سرکاری نافذ ہو رہے ہیں۔ شاہی دربار میں شامل ہونے والے جو صاحب ہیں وہ کس طرز و شکل اور رنگ کی وردیاں ہونگی۔ کی مفصل کیفیت شائع ہو رہی ہے۔ ججان عالیہ ہائیکورٹ ہائکس وردی اور لباس میں ہونگے ججان عالیہ چیف کورٹ ہائکس صورت اور شکل میں شاہی دربار میں رونق افروز ہونگے۔ دیگر حکام اعلےٰ کس یونیفارم میں آئینگے۔ الغرض تمام لباس زرق برق اور ایک فیشن کا ہوگا۔ خاص ہدایات پر عملدرآمد ہوگا۔ آل انڈیا میموریل فنڈ میں جن معززین نے چندے دیئے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ بروقت رسم افتتاحی جو حضور پرنور شہنشاہ معظم جارج پنجم بایام دربار دہلی فرمائیں گے۔ اس عالیشان جلسے میں حاضر ہوں وہ جلد اپنی درخواستیں آنریری سکٹری آل انڈیا میموریل فنڈ وسیسر گل لاج شملہ کے پتہ پر ۱۴ اکتوبر تک ارسال کریں۔ تاکہ اُن کے لئے کرسیوں وغیرہ کا خاطر خواہ بندوبست کیا جاوے ۱۴ اکتوبر کے بعد کی درخواست پر غور نہ کیا جاویگا۔ دیوالی گذشتہ کو اہل ہنود کا ایک عالیشان اور بارونق جلسہ ٹون ہال دہلی میں اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا کہ ۱۲ دسمبر کو دریا جمنا کے کناروں پر اہل ہنود کثیر تعداد میں جمع ہو کر سان پوجا پاٹ کریں۔ اور ایشور پرماتما سے دعا مانگیں کہ ہمارے حضور شاہ معظم اور ملکہ میری صاحبہ کو یہ کارونیشن دربار مبارک ہو۔ ان کی عمر دراز ہو۔ اقبال مندی اور خوشی کا زمانہ دیکھنا نصیب ہووے۔ نہایت عالیشان جلوس کی صورت میں ہندو جمنا سے شاہ کسن برج میں آویں گے۔ اس پروسیشن کے آگے مذہبی پیشوا اور بڑے بڑے سنت ہونگے۔ اور شام کو بڑے بڑے سادھو مہاتما اور یوگی صاحبان سمن برج میں تخت کے اوپر کھڑے ہونگے۔ اور وہاں سے ڈپٹی امپریل مجسٹیز کو بہت بہت اشیرباد دیں گے۔

(اخبار عام)

طرابلس میں اٹلی کے انتظامات

طرابلس کے بہت سے عربوں نے بنغازی کی جنگ میں حصہ لیا تھا۔ انکو اٹلی کی فوج نے گولی سے مار ڈالا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو جو مسلح پائے گئے گرفتار کر لیا۔ اُس پر کورٹ مارشل بیٹھے گا۔ اور بہت لوگوں کو طرابلس سے جلاوطن کیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ ہتھیار باندھنے والوں کو سزائے موت دیجائے گی۔ طرابلس کے جن عربوں نے اٹلی کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ اُنہوں نے دہوکا سے اٹلی فوج پر حملہ کیا۔ اٹلی کے دو افسر مقتول اور دس مجروح ہوگئے۔ اٹلی کورٹ مارشل کے حکم سے جرمن قنصلخانہ کا ایک ملازم اٹلی سپاہیوں کو زخمی کرنے کے جرم میں جان سے مار دیا گیا ہے۔

(راجپوت گزٹ)

ہندو مذہب یا ہندو دھرم

ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر ہندو اخبارات ہندو مذہب الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ اُن کو یہ بھی پتہ نہیں کہ لفظ مذہب کے معنے کیا ہیں۔ اور مذہب کا تعلق ہندو لفظ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ ایسی غلطیوں کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ آجکل اکثر اخبارات کو ایسے لوگ ایڈیٹ کرتے ہیں۔ جو علمی قابلیت بہت کم رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کو الفاظ کے محل استعمال کی بھی خبر نہیں۔ ہم اپنے ایسے دوستوں کو بتلانا چاہتے ہیں

کہ ہندو قوم اپنا الہام وید مقدس کو مانتے ہیں۔ اور وید مقدس پرمیشر تک پہونچنے کا کوئی راستہ نہیں بتلاتے فقط مذہب کے معنے راستے کے ہیں۔ راستہ میں فاصلہ ہوا کرتا ہے۔ یہاں ایشور تک پہونچنے کے لئے کسی فاصلہ کو طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وید مقدس ایشور کو سرو ویاپک بتلاتے ہیں۔ جو ہر ایک جگہ موجود ہے۔ اُس تک پہونچنے کے لئے کسی راستہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے لفظ مذہب ایسے اقوام کے نام کے ساتھ لکھنا چاہئے۔ جو [illegible] اور ایشور کے درمیان کچھ فاصلہ بتلاتے ہیں [illegible] یہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ ہندو قوم ایشور پراپتی کے لئے [illegible] کرتی ہے [illegible] کے متعلق ہم ان کے [illegible] کر چکے ہیں۔ یہاں پر دوبارہ لکھنا [illegible] اصل [illegible] لفظ کے ساتھ دھرم لکھنا چاہئے [illegible] یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ جس کی اصلاح [illegible] اخبارات کو کرنی چاہئے (رہ)

[illegible] ہماری [illegible] میں [illegible] مذہب اور دھرم [illegible] ہیں [illegible] کے لغوی معنے راستے کے ہیں [illegible] نہیں جاتا تو اس سے [illegible] کا کام ہے۔

راجہ صاحب بھاونگر

کی اکلوتی [illegible] [illegible]

[illegible] کی شاہی [illegible] سے ایک طلائی [illegible] سرود [illegible] ولایت کی ایک کمپنی [illegible] راجہ صاحب [illegible] عام لوگوں [illegible] کر سکیں [illegible] حاصل ہوتی ہے یا کہ نہیں۔

راجپوت گزٹ

مسلمانوں کی طرف سے جرمنی کا بائی کاٹ

یہ خبر پہونچی ہے کہ جنگ اٹلی و ٹرکی کے موقعہ

بائی کاٹ کا ہتھیار مسلمانوں میں سے پہلے صوفیوں نے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ یہ سمجھا جاوے کہ عام مسلمانوں میں یہ ہتھیار جلد قبول ہو جاوے گا۔ حلقہ نظام المشائخ دہلی نے اپنے جلسہ عام میں بیان کیا کہ جنگ اٹلی و ٹرکی کا اصل محرک جرمنی ہے۔ اور چونکہ گورنمنٹ برٹش نے مداخلت کے بارے میں اپنی معذوری اور بے اختیاری ظاہر کر دی ہے لہٰذا مسلمانانِ ہند کو لازم ہے کہ جہاں وہ اٹلی کے اسباب کو بائی کاٹ کر چکے ہیں۔ وہاں وہ جرمنی کے اسباب کو بھی سندوہ سے بائی کاٹ کریں۔ حلقہ نے دمشق کی شاخ کو [illegible] کیا ہے کہ وہ قیصر جرمنی کا کتبہ جو اُس نے سلطان صلاح الدین کے مزار پر کھودا گیا ہے اتار کر پھینکا جاوے کیونکہ اصل جرمنی اسلام کا مار آستین دشمن ہے۔ یہی [illegible] اس سے پیشتر اٹلی کے بائی کاٹ کا ریزولیشن پاس کر چکی ہے۔ (ہندوستان)

بدمعاشوں کی شامت

دہلی دربار کے موقعہ پر تمام بدمعاشوں

[illegible] ہیں گے اور جو ایک سے زیادہ مرتبہ سزایاب ہو چکے ہیں [illegible] ملی جاویگی [illegible] جس شخص کی نسبت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی کا خیال ہوگا کہ وہ خطرناک ہے۔ آپ دہلی سے نکل جانے کا حکم دیا جاویگا۔ اگر وہ اُس حکم کی تعمیل نہیں کریگا تو اُسے گرفتار [illegible] چالان کیا جاوے گا۔ اس قسم کے مقدمات کی اپیل [illegible] ہوسکے گی [illegible] کوشش ہو رہی ہے کہ دربار دہلی کے [illegible] کوئی [illegible] خطرناک شخص وہاں نہ رہے کہ [illegible] اس کی موجودگی معززیت میں شک کرسکتا ہے۔ (ہندوستان)

شاہی جہاز

شاہی جہاز میڈینا جس میں کہ شہنشاہ ہندوستان شہنشاہ بیگم صاحبہ ہندوستان تشریف لائینگے۔ بالکل تیار ہے۔ اُس پر سفید رنگ کیا گیا ہے۔ اور کنارے آسمانی ہیں شہنشاہ اور ملکہ کے لئے چار چار کمرے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ہمراہیوں اور نوکروں کی تعداد اسی ہے۔ ایک کمرہ میں ایک نہایت مضبوط آہنی صندوق ہے جس میں شاہی جواہرات اور زیور رکھے جائینگے۔ (۱) اس کے سابق گورنر لارڈ ہیچل کی لیڈی صاحبہ ناسازی طبیعت کے باعث شہنشاہ کے ہمراہ نہیں آسکینگی۔ اس لئے اُن کی بجائے بیگم صاحبہ برنگ آئیں گی (۱)

ڈکیتی الڈکیتی

ہمعصر ہندوستان مطبوعہ ۲ نومبر ۱۹۱۱ء رقمطراز ہے۔ کہ

اسلامی اخباروں کی تحریروں کا یہ پہلو بھی قابل توجہ ہے۔ کہ جنگ اٹلی اور ٹرکی کو جنگ کے نام سے نہیں بلکہ ڈکیتی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور جنگ کی خبروں کی سرخی وہ عموماً "ڈکیتی" "حالات ڈکیتی" "ڈاکہ" "اطالوی ڈاکہ" وغیرہ رکھتے ہیں ان سرخیوں کو دیکھ کر میرے ایک دوست نے کہا۔ کہ مسلمان بھائی اس جنگ کو ناجائز اور غیر منظوری جنگ تو کہہ سکتے ہیں لیکن سمجھ میں نہیں آتی کہ اسے ڈاکہ اور ڈکیتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کیا ٹرکی نے اس وقت ڈکیتی نہیں کی جبکہ اس نے ۱۸۳۵ء میں طرابلس پر بلاوجہ قبضہ کیا تھا۔ واقعی ہمارے مسلمان بھائیوں کو منطق اور دلیل سے کام لینا چاہئے۔ یعنے اگر وہ موجودہ جنگ کو ضرور ڈکیتی ہی کہنے پر تلے ہوئے ہیں تو پھر اُسے ڈکیتی کہنا مناسب اور موزوں نہیں ہوسکتا۔ (۱)

ایک انگریزی اخبار مخبر ہے کہ ہوائی جہاز آج سے ۸۰ سال پہلے کی ایجاد ہے۔ کیونکہ مسٹر ہینسل نے ۱۸۴۲ء میں ہوائی دھوئیں کی گاڑی ایجاد کی تھی۔

سیالکوٹ کنونشن

گذشتہ سے پیوستہ

اور وے سب مسیحی بھائی جو اس وقت ان کی گفتگو محمدیوں کے ساتھ ہوتی ہوئی سنتے تھے۔ دل میں اُنکے علم اور تجربہ کی داد دیتے تھے۔ مشنری اور دیسی بھائی اور بہنیں ایک جگہ حسب منشا ریگٹ دے کر نوش جان فرماتے رہے۔ تعداد حاضرین کم از کم تین ہزار سے اوپر ہوگی۔ میں اب اس مضمون کو دعا اور تعریف کے ساتھ آپ لوگوں کی دلچسپی کے لئے بند کرتا ہوں۔ ان جگہوں اور ان حالتوں کو یاد کرتے ہوئے اگر زندگی ایک سال اور رہی تو پھر اس جگہ کو دیکھینگے اور آپ لوگوں سے ملاقات حاصل کریں گے۔ اور جسمانی طور پر ایک جگہ ملکر دعا اور تعریف کریں گے۔ ورنہ جب خداوند مسیح کے پاس اس جہان میں گویا بہشت میں اس دوڑ کے ختم کرنے کے بعد اکٹھے ہونگے پھر رات دن ہلیلویاہ کے نعرے بلند کریں گے۔ اس لئے اے پنجاب اور ہندوستان کے مسیحی بھائیو جاگو اور اپنا سجیلہ لباس پہن لو۔ اور شیطانی گندے بدبودار لباس کو اتار دو کیونکہ ہمارا دولہا خداوند مسیح آتا ہو۔ اور وہ چور کی طرح آتا ہے۔ ہندوستان کے بہادرو خداوند مسیح کے خون خریدہ کب جاگوگے؟ مجھ کو جواب نہ دو خداوند مسیح کو دو۔

احقر سیالکوٹ کنونشن کا پروردہ سلامتی کا بشیر چنن خاں از اے۔ پی مشن لودیانہ۔

بنغازی کی لڑائی نہایت شدید قسم کی تھی (۱۰۰۰) باقاعدہ شکل سپاہ کو پانچ ہزار عربوں نے معدوم کی تھی اُسکا چار سو مقتولین اور بارہ سو مجروحین کا نقصان ہوا گولہ باری سے جو صدمہ عمارات وغیرہ کو پہنچا اسکو سرکاری طور پر کچھ بڑا نہیں بتایا جاتا۔

سفر امریکہ

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شکاگو میں قریباً پانچ ہفتہ ٹھہرا۔ بعدہٗ چند ایک مٹینگوں میں جانے کا اتفاق ہوا یعنی سپرنگ فیلڈ۔ اوہایو واتھنز۔ اوہایو واکلین پنسلوینیا۔ وٹس برگ وغیرہ یہ تمام جلسے میری مسیحی زندگی کی گہرائی اور تجربہ کو بڑھانے کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئے۔ مٹینگیں نہایت عجیب نظارہ رکھتی تھیں۔ تمام متعدسین اپنی برکتوں اور روحوں کو بچانے کی تجاویز کا ذکر کرتے نظر آتے۔ کوئی ایلاو وغیرہ یا دنیاوی گفتگو سننے میں نہ آتی۔ ان تمام جلسوں میں سینکڑوں روحیں بچائی گئیں۔ اور سینکڑوں کے دل قائل ہوگئے۔ قائل اسبات کے ہوجاتے تھے کہ مسیحی کلیسیا صرف ایک ہی ہونی چاہئے نہ کہ چہ سو مختلف فرقے۔ پیارے ناظرین آپ ذرہ غور کریں۔ رسولی کلیسیا میں کتنے فرقے اور جتیں تھیں؟ صرف ایک کلیسیا تھی۔ لیکن بتدریج کلیسیا میں کدورت اور دنیوی باتوں کا الحاق ہوتا گیا۔ یہانتک رومی کلیسیا کا سب جگہ دور دورہ ہوگیا ہے۔ تواریخ میں اس زمانے کا نام تاریک زمانہ رکھا گیا ہے یعنی (Dark Ages) اس لئے کہ اُس زمانہ میں شائستگی اور مسیحی کلیسیا کی تواریخ کا چنداں ذکر نہیں ہو۔ یہ دونوں چیزیں موجود تھیں۔ مگر چھپی ہوئی ۶۳۰ء سے مسیحی کلیسیا کی ہستی چھپی رہی۔ جب تک سات ہفتہ یا بیالیس دن یا بارہ سو ساٹھ سال نہ گزر گئے۔ اگر چھ سو میں بارہ سو ساٹھ جمع کردیں تو اٹھارہ سو اسی نتیجہ نکلیگا۔ ان بیالیس دنوں کا ذکر۔ مکاشفات کی کتاب میں آیا ہے۔ اور پیارے ناظرین اگر آپ کتاب مکاشفات کو جو کہ مسیحی کلیسیا کی تواریخ ہے بغور پڑھیں تو آپ کو صاف معلوم ہوجائیگا کہ مسیحی کلیسیا کہاں تھی اور کہاں ہے۔ بدبا قی دارد

حکمت عملی

حکمت عملی کا عمل دل میں اسی طرح سے ہوتا ہے جس طرح سے کشش ثقل کا عالم مادہ میں۔ یعنی یہ چیزوں کو ترکیب دیتی ہے۔ اور اُن کو اپنے اپنے محل پر قائم اور ہمارے نظام کے حصص مختلفہ میں رشتہ وابستگی کو برقرار رکھتی ہے۔ یہ ہمیشہ ہمیں یاد دلاتی رہتی ہے کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کرسکتے ہیں۔ بلکہ صرف عالم تصور میں بلکہ امر واقعہ میں جو مرغوب فرایض تصور کو بھلے لگتے ہیں۔ ان کا انتظار کرنے کی یہ اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ جو فرائض ہمارے پیش نظر ہیں اُنہیں کے ادا کرنے پر اصرار کرتی ہے۔ اس کا میلان ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ اُس کے اپنے پاس ہو۔ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے نہ کہ ان تجاویز کے فکر میں رہے کہ جو کچھ ہوچکا اگر اور طرح سے ہوتا تو وہ تجاویز عمل میں آتیں۔

یہ ہمیں اپنی طاقتوں کو کھپتا دے میں زایل نہیں کرنے دیتی۔ اُس کے ساتھ سفر کرنا گویا آفتاب کے رُخ چلنا ہے یعنی ہمارے بوجھ کا سایہ ہماری پس پشت پڑتا ہے اور ہمیں اُس کی خبر تک بھی نہیں ہوتی۔ کسی کام کے پورا کرنے کے لئے جو وسایل یہ اختیار کرتی ہے وہ چھوٹے سے چھوٹے اور نہ صاف سے صاف اور نہ اچھے سے اچھے ہوتے ہیں مگر ان میں یہ وصف ضرور ہوتا ہے کہ وہ اپنی دسترس میں ہوتے ہیں۔ حکمت عملی کی ماہیت پہچاننے میں ہمیشہ مغالطے کا احتمال ہو جبتک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ حکمت عملی کسی ایک قوت یا میلان کا دیگر قوتوں پر غالب ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ انسان کے تمام قوائے اور جذبات کے ارتباط کا نام ہے جہاں یہ رابطہ موجود ہے وہاں غالباً اغراض خوب پسندیدہ ہونگے اور وسایل بھی خوب سوچا سمجھا تسطابق ہوگا۔ اسکی مدد کے بغیر نظم ونسق دنیا لمحہ بھر کے واسطے بھی چل نہیں سکتا چاہئے کہ ہم ہر وقت حکمت عملی پر عمل کر کے اپنے

اطلاع ضروری

ناظرین نور افشاں اور دیگر شائقین کے لئے ہم اس امر کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جو اشتہارات دینی کتابوں کے سال بھر نور افشاں کے شروع اور آخر کے صفحوں پر شائع ہوتے رہے وہ آئندہ کو اس طرح شائع نہ ہوا کریں گے۔ کیونکہ باقی آئندہ کا سلسلہ اکثر مضامین کے لطف کو کھو دیتا ہے۔ چاہئے کہ مضامین کے لئے زیادہ جگہ ہو۔ اس لئے جو صاحبان دینی کتابوں کی ضرورت رکھتے ہیں اُن کی خدمت میں درخواست پر فہرست کُتب جو ہر سال نئی شائع ہوا کرتی ہے مفت بھیجی جایا کریں گی۔ اور وہ خود کتابوں اور اُن کی قیمت سے مطلع ہو جایا کرینگے۔ لودیانہ بک سٹور اور سی ایل ۔ ایس سوسائیٹی کی کتابوں اور لاہور بکس اینڈ ٹریکٹ سوسائیٹی کی کتابوں کی فہرستیں موجود ہیں۔ جو شائقین بذریعہ درخواستوں کے مفت طلب کر سکتے ہیں۔

المشتہر

ایڈیٹر و منیجر نور افشاں لودیانہ۔

التماس

جو صاحب خط لکھتے ہیں کہ پتہ تبدیل کیا جاوے جب تک اپنا قیام گاہ کا پتہ جہاں سے تبدیل ہوتے ہیں ۔ اور جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں نہ لکھیں گے تب تک ہم ان کے حکم کی تعمیل نہیں کریں گے ۔ اور نیز جو صاحب اخبار نہ پہنچنے کی شکایت لکھتے ہیں وہ بھی اپنا پورا پورا پتہ خوشخط و چِٹ کا نمبر تحریر نہ کرینگے تعمیل حکم نہیں ہوگی شکایت معاف ۔ ایڈیٹر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تو بے حل تماشے دو گولی نے پیٹ میں کچھ بیکار رہٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل سب اچھی ہیں ۔ مستقد ادادہ دلّی میں گولیاں بناتے ہیں ۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبہ رکھنی چاہئے قیمت سو دو گولیوں کی ڈبیہ فی ڈبیہ ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک ۵ ہ ر

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ درد لفظ میں اکثر پیدا کرتا ہے ۔ درد بیان جیسے بیل چمک ۔ ٹیک ۔ رگوں میں لہر ۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف منٹ میں دور ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہر خاص عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت ۲ ٹکیوں کی ہر محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبہ تک حصہ آنہ (۲/)

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ رو تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ سنہ ۱۸۸۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح: خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صرف اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر یا زیادہ للعہ ۔ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا ۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ بنتا ہے۔ علاوہ ازاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونل للعہ ۔ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی اچھے اچھے سکولوں میں تعلیم پاتے و وظیفے پا سکتے ہیں ۱۹۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے ۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس (اُردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲/ ۸
ہندوستان و پنجاب " معہ " ۳/ ۸
غیر ممالک سے " " ۵/ ۱۲

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	معہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ھ	ما/

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: مضمون نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھاپا